وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

من صلی خلف امام فلیقرأ بفاتحۃ الکتاب

اظہار حقیقت

از

آئینہ حقیقت

مصنفہ

حضرت شیخ الاسلام مولانا مولوی ابو عبدالکبیر محمد عبدالجلیل صاحب

امیر جماعت غرباء اہلحدیث (ہند)

ملنے کا پتہ

دفتر جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث رجسٹرڈ مدرسہ دارالکتاب و السنۃ

صدر بازار دہلی

حضرات برادران اسلام! آپ حضرات نے آئینہ حقیقت کے ضمیمہ کو جسے ہمارے
حاجی شیخ محمد یحییٰ صاحب تاجر تمن سفید نے رسالہ تحذیر الانام کے جواب میں بزعم خود
لکھ کر شائع کیا ہے ملاحظہ فرمایا ہی ہوگا صحیح بات تو یہ ہے کہ شیخ یحییٰ کی کتاب ہماری
کتاب کا کسی حال میں بھی جواب تسلیم کرنے کے قابل نہیں ہر منصف مزاج اسے پڑھ کر
اظہار حقیقت کر سکتا ہے۔ شیخ جی نے اپنا بھی وقت ضائع کیا اور ہمارے قیمتی وقتوں کو
ضائع کرنا چاہتے ہیں جن باتوں کو شیخ جی نے دھرایا ہے وہ تو انھیں کے علماء کا پس خوردہ
ہے جو بارہا تحریر و اشاعت میں آیا اور جوابات باصواب سے مشرف کیا گیا آپ نے کوئی
نئی حقیقت نہیں واضح کی البتہ شیخ جی کی دلی خواہش پانچ سواروں میں شمار ہونے کی تھی
اس کا ضرور شوق پورا کیا گیا ہے ورنہ وہ کون سی آپ نے نئی بات تحریر میں ظاہر کی تھی
جس کے جواب کی دوبارہ ضرورت ہوتی بلکہ آپ سے پہلے والوں کی تحریریں
آپ کی کورانہ علمی سے بدرجہا بہتر ہوتی تھیں جن کے جوابات دندان شکن بھی
بصد شوق دیدیئے گئے تھے۔ شیخ جی کے بڑے بڑے جن باتوں کو
اپنی دلیلوں سے غیر مانوس کرتے تھے اور نیز فریق مقابلین لانے سے شرماتے
تھے شیخ جی نے نقاب حیا کو اٹھا کر اپنی مستحکم دلائل شمار کرتے ہوئے بڑے

طرق اور ڈھٹائی سے پیش کرنے کھڑے ہو گئے، حالانکہ ان کے بڑوں نے خود اوس کے جوابات دیدیئے تھے اور نا قابل استدلال قرار دیدیا تھا نمونہ کے لئے الفرقان مولانا ناظر حسن دیوبندی اور امام الکلام مولانا عبدالحیٔ لکھنوی کا مطالعہ کریں مگر ایک شیخ جی کی شیخی قابو میں نہیں رہ سکتی آپ نے حیا و انصاف کو خیرباد کہتے ہوئے (دل) فضول ہاتھ میں قلم پکڑلیا اگر آپ ایسا نہ کرتے تو شیخ جی کو پہچانتا ہی کون تھا۔ اس سے آپکی تجارت کو بھی خاصی امداد ہو جائیگی۔ شیخ جی نہایت مختصر بات ہے آپ کسی حال میں کامیاب نہیں ہو سکتے جس طرح اصحاب اخدود والے لڑکے کو اُس زمانے کا بادشاہ قتل پر کامیاب نہ ہو سکا جب تک؟ لڑکے کی ہدایت کے موجب اس بادشاہ نے نہیں کیا لڑکے نے کہا تھا کہ میرے ہی ترکش سے تیر لیا جاوے۔ اور بسم اللہ رب ھٰذا الغلام کہتے ہوئے نہ ماریگا تو مجھے مار نہیں سکتا۔ حضرات اسی طرح شیخ جی ہمارے کہنے کی موجب نہ کرینگے تو ہمارے رسالوں کا جواب اہل انصاف کے نزدیک ہرگز نہ ہوگا شیخ جی ہماری بلکہ تمام اہل اسلام کی مستند حدیث کی کتابوں میں سے ایک حدیث اس قسم کی صحیح صریح مرفوع ہمیں نکال کر پیش کردیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم امام کے پیچھے سورہ فاتحہ مت پڑھو پڑھوگے تو تمہاری نماز نہ ہوگی جس طرح۔ اہل اسلام کی مستند کتب میں صاف صریح واضح طور پر صحیح و حسن روایتیں موجود ہیں کہ بلا سورہ فاتحہ کے پیچھے پڑھے نماز نہیں ہوتی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کے سوا کچھ مت پڑھو بس ہمارا سر خم ہے۔ شیخ جی اس قدر تُو تُو میں میں کی ضرورت ہی کیا ہے ہمارا مقصد قلعہ جیتنا نہیں نہ جیت کا تمغہ حاصل کرنا مقصود ہے ہم تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے پیاسے و بھوکے ہیں بس کمر کس اور اس شرط پر قلم اٹھائیے ورنہ غیرت کو خیرباد کہتے ہوئے روسیاہی کا تمغہ نہ حاصل کریں اور خدا کے مال کو مفت ضائع نہ کرائیں ہمیں آپ کے آئینہ حقیقت کے جواب کی

کی بھی ضرورت نہ تھی چونکہ وہ اس قابل ہی نہ تھی۔ مگر اتمام حجت کے لئے صرف ریویوز کیا ہے۔ اور آئندہ کیلئے منہ بند ہو آپ مناظرہ کی بھی تحریک کر رہے ہیں شیخ جی آیئے ہم حاضر ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ امام کے پیچھے بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز نہیں ہوتی آپ کا دعویٰ ہے کہ امام کے پیچھے بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز ہو جاتی ہے آپ بھی اپنے مناظر سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح صحیح ارشاد پیش کرائیں اور ہم بھی انشاء اللہ کریں گے۔ صرف اس معمولی سی بات پر فریقین کا فیصلہ ہو گا آپ کو اگر یہ انصافی ایمانداری کا مناظرہ منظور ہے تو آپ کے زندہ دل مناظر سے اتنا لکھوا کر بذریعہ اشتہار شائع کر دیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف صریح صحیح روایت پیش کریں گے کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھنا چاہیئے یا حضور نے منع فرمایا ہے شیخ جی کیا آپ کو **منظور و قبول ہے؟** تحریری لکھوا کر جواب بہت جلد ہفتہ عشرہ میں دیں اگر کوئی منصف مزاج اس ہماری تحریر کو خلاف عدل فرمائیں ہم واپس لینے کو تیار ہیں وہ ہمیں انصاف وعدل کی بات بتائیں ہم قبول کریں گے ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت میں ہوئیں والسلام خیر خواہ ناچیز سراپا تقصیر بندہ عبدالکبیر عبدالجلیل سامرودی کان اللہ لہ .....

مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء

اسلامی کتب و قرآن مجید ملنے کا پتہ

کتب خانہ اہل حدیث رجسٹرڈ پھاٹک حبش خان / ٹیاں منڈی

صدر بازار دہلی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ ۔

آج مورخہ ۹ راکتوبر ۸۵ء کو ایک رسالہ مسماۃ بآئینہ حقیقت پہونچا اس کے صفحہ ۸۱ میں ایک ضمیمہ بزعم مؤلف میرے رسالہ تحذیر الانام کا جواب ہے دیکھا۔ یہ رسالہ اس قابل نہ تھا کہ اس کا جواب لکھا جاتا اور اپنا قیمتی وقت صرف کرتا اس لئے کہ حقیقت میں یہ جواب ہی نہیں ہے کسی انصاف پسند کے سامنے رکھ دیں تاکہ وہ امتیاز کرلیں میں لپنے رسالہ میں یہ پیش گوئی کرچکا تھا کہ ان کے بڑے بڑے ذی علم کے بھی قدم نہ اٹھ سکیں گے۔ شیخ یحیٰی صاحب کو برا ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہمارے رسالے کا جواب تو بالکل آسان تھا ہم نے جس طرح صریح صحیح حدیثیں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کی لکھی تھی آپ بھی بذات خود نہیں تو کسی اپنے بڑے سے کوئی ایسی حدیث مرفوع صریح صحیح پیش کردیتے کہ جس میں صراحۃ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کی نفی ہوتی ہم سر خم کرلیتے حق کے سامنے کسی کو بھی چون وچرا اور دم ارنے کی کیا طاقت مگر ایسا نہیں کیا آپ کا دل بھی گواہی دیتا ہوگا ہماری ضرب کوئی معمولی نہ تھی میں اسوقت آپ کے رسالہ پر مختصر ریویوز ہی کرتا ہوں اس لئے کہ رسالہ جواب کے قابل ہی نہ تھا........

مجھ پر الزام آپ ص ۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں مولانا سامرودی تمہاری تجارت تو لاثانی ہے الخ۔ شیخ یحیٰی صاحب یہ مجھ پر افترا ہے میرا اور آپ کا آٹھ سو میل سے زائد کا فاصلہ ہے آپ ہمارے یہاں تشریف لائیے یا کم از کم بمبئی تشریف لے جائیے وہاں جس سے مرضی میں آوے میرے متعلق دریافت فرمالیں یا تین پیسہ کا کارڈ لکھ کر آپ کے مولانا داؤد رازہی سے معلوم کرلیں کچھ نہیں تو آپ اپنے مفتی دیوبندی ہی سے

میرے متعلق دریافت فرمائیں کہ میرا کیا پیشہ ہے آپ کو معلوم ہو جائیگا شیخ جی آپ
بُنّن کی اگر تجارت کرتے ہیں تو میں زراعت پیشہ کرتا ہوں میرا آج تک مریدوں
سے اینٹھ کر کھانے کا پیشہ نہیں رہا بلکہ میں یہاں اپنے گھر بھی طلباء کو کھلا کر درس
دیتا ہوں اور محلہ کے دوسرے احباب بھی طلباء کی کفالت کرتے ہیں۔ ہمارا مقامی
مدرسہ آج تک لبفضلہ تعالیٰ کسی کا دست نگر نہ ہوا نہ ہی اس ہمارے مدرسے کیلئے چندہ
جمع کیا گیا۔ امامت وغیرہ میرا معاشی ذریعہ نہیں آپ نے جو الزامات اس ناچیز پر رکھے
ہیں انھیں آپ اگر نطفہ حلال سے ہیں تو ثابت کر دیں ورنہ آپ تو قانوناً اور عنداللہ
مجرم اور جواب دہ ہو نگے برا نہ مانیں یہ کلمہ میں نے صرف آپ کو غیرت دلانے کی
بنا پر لکھ دیئے ہیں تاکہ آپ سرد دلی سے بیٹھ نہ جائیں۔ رہا آپ کا لکھنا کہ گھوڑے کی
قربانی کے گوشت کو بغیر ڈکار کے ہضم کر جانا سو شیخ جی آپ اچھی طرح سے موتیا صاف
کرا کے عینک لگا کر اپنی طحاوی شریف کو پہلے اٹھا کر دیکھیں اگر خود میں طاقت نہ
ہو تو اپنے کسی بڑے کو دکھا کر سیرابی حاصل کیجئے۔

گھوڑے کی حِلت طحاوی باب اکل لحوم الفرس عن اسماء بنت ابی بکر قالت
نحرنا فرساً علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکلناہ۔ یعنی اسماء ابوبکر صدیقؓ
کی صاحبزادی فرماتی ہیں ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بابرکت
میں گھوڑے کی قربانی کی اور اُسے کھایا بھی امام طحاوی فرماتے ہیں وَ ممّن ذَھَبَ
الی ذالک ابویوسف وَ محمد رحمہما اللہ گھوڑے کی حِلت کا مذہب امام
ابویوسفؒ اور محمدؒ کا بھی ہے آگے فرماتے ہیں لبعد تردید قیاس لکن الاثار
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صحت و تواترت اولیٰ ان یقال ابھا
من النظر ولا سیما اذقد اخبرجابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فی حدیثہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اباح لھم لحوم الخیل یعنی جب حدیثیں رسول اللہ صلعم

صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح آجا دیں اور ان کا متواتر ہونا بھی ثابت ہو جاوے تو پھر یہ قیاس سے ہر رجہا بہتر ہے خصوصاً جب کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے گھوڑے کا گوشت حلال کر دیا اب جامع الصغیر امام محمدؒ صفحہ ۱۵ کو ملاحظہ کیجئے وقال ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ لا باس بابوال الابل ولحم الفرس (کتاب الکراہیۃ) ترجمہ اوپر گذر چکا کتاب الآثار امام محمد صفحہ ۱۸۰ ھذا (اعنی کراھیۃ لحم الفرس) قول ابی حنیفۃ ولسنا ناخذ بہ ولا نری بلحم الفرس باسًا وقد جاء فی احلالہ آثار کثیرۃ یعنی ابو حنیفہؒ گھوڑے کے گوشت کو مکروہ کہتے ہیں۔ مگر ہم ان کی اس بات کو نہیں لیتے ہم تو اس کے گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے بیشک اس کے حلال ہونے میں بہت سی حدیثیں آئی ہوئی ہیں شیخ جی سن لیا یہ کون حضرات ہیں یہ آپ کے مذہبی آرگن ہیں ہم پر ہی تیوری چڑھاتے پھرتے ہو اور سُن لیجیے اپنی مستند کتاب در مختار صفحہ ۲۹۷ جلد ۵ کتاب الذبائح قیل ان ابا حنیفۃ رجع عن حرمتہ قبل موتہ بثلاثۃ ایام وعلیہ الفتویٰ عمادیہ - کہنے میں آیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے گھوڑے کی حرمت سے مرنے سے تین دن پہلے ہی رجوع کر لیا ہے اسی پر فتویٰ بھی ہے شامی نے اس کے نیچے لکھا ہے کہ یہ اب مکروہ تنزیہی رہ گیا ہوا ظاہر روایت بھی یہی ہے اور یہی صحیح ہے آپ کے مولانا محمود حسن دیوبندی نے بھی تنزیہی ہی کو ثابت کیا ہے اب تو آپ کو تسلی ہو گئی غالبًا اب تو آپ کسی اور کے حصہ میں بمشکل ہی آنے دیں گے بخوبی ہضم ہو جاویگا - ڈکار کی بھی کیا ضرورت واقع ہو گی شیخ جی کیا یہ آپ کا اپنے مذہب سے بے خبر ہونا نہیں آپ کو ویسے کھاتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا ہے ہم سے لائین صاف کرانے کے بعد اپنی گاڑی لڑھکانے کا شاید تہیہ کر لیا ہو گا شیخ جی آپ کا یہ لکھنا صفحہ ۲۸ پر کہ

ہمارے عالم سمجھتے ہیں۔ کہ زاغ کی بولی شاہین نہیں بولتا الخ اصل بات یہ ہے کہ شاہین کی بولی زاغ ہی نہیں سمجھتے۔ لہذا زاغ بیچارہ شاہین سے باتیں ہی کیا کر سکتا ہے۔ وہ تو صرف کائیں کائیں ہی کر کے ہی غل مچانا چاہتا ہے۔ اور بس اس کے پاس رکھا ہی کیا جو شاہین کی باتوں کا جواب دیتے۔ شاہین شاہین ہی ہے۔ اور کوا تو کوا ہی ہے۔ کوا شاہین کی باتوں کو سمجھے کیا جو اس کا جواب باصواب دے شیخ جی! آپ کا یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ اگر جواب دیتے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا خلاف ہوتا،، واقعی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بالکل واضح ہے۔ کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ آپ کے حنفی بھائی مولوی عبد الحی لکھنوی نے بھی صاف طور سے اقرار کر لیا ہے پھر سے آپ غیث الغمام و امام الکلام صـ۱۵۷ کو ملاحظہ کریں۔ ان الاحادیث التی استدل بھا اصحابنا لیس فیھا حدیث یدل علی النھی عن قراءۃ الفاتحۃ خلف الامام خصوصاً۔ یہ الفاظ امام الکلام کے ہیں۔ یاد رکھیں غیث الغمام کے الفاظ اس طرح ہیں۔ لیس فیھا حدیث یدل صراحۃ علی النھی عن قراءۃ الفاتحۃ خلف کما ان فی الجانب المقابل یوجد حدیث دال علی قراءۃ للمقتدی الفاتحۃ خلف الامام۔ پھر فرماتے ہیں دعوی کے ساتھ لم یرد فی روایۃ قط لا تقرأ الفاتحۃ خلف الامام ونحوہ او نھی رسول اللہ صلعم عن قراءۃ الفاتحۃ خلف الامام۔ خلاصہ ان کے کلام کا یہ ہے کہ ہمارے علماء جن احادیث سے دلیل پکڑتے ہیں۔ ان میں ایک بھی ایسی حدیث نہیں کہ جسمیں بالخصوص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کی ممانعت آئی ہو یا صراحۃً سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے کو منع کرتا ہو۔ جس طرح ہمارے مدمقابل کے یہاں ایسی حدیثیں ہیں جو مقتدی کو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے پر دال ہیں۔ پھر جنھوں نے

دعوی سے کہا۔ کہ کسی ایک روایت میں یہ نہیں آیا کہ کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم امام کے پیچھے سورہ فاتحہ مت پڑھو۔ یا آپ نے سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے سے منع کیا ہو۔ شیخ جی اب تو فرمائیے کہ آپ کے مولویوں کی زبان بند کرنے والی یا چیز ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے مولوی صاحبان آپ جیسے نہیں تھے انہیں کچھ انسانیت کی ہوا ضرور لگی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ آپ جیسے ہوتے تو برابر کائیں کائیں کرتے دیتے۔ گیہاں تو وہ ہتھیار دکھایا ہے۔ کہ کوے اپنی کائیں کائیں بھی بھول گئے۔ نہ معلوم کہاں اڑ کر پناہ لی۔ جس کی خبر صرف خداوند ہی کو ہے اور وہ علام الغیوب ہے

طباعت پر اعتراض

آپ صفحہ ۸۴ میں لکھتے ہیں اپنی کتاب پر ۲۱ ستمبر ۵۳ء درج کیا ہے مگر اس کی طباعت ماہ مارچ ۵۴ء میں ہوئی جس پر آپ ریویوز فرماتے ہیں۔ مولانا کے گھر میں یا ساہرود میں ماہ مارچ ۵۴ء کو ماہ ستمبر ۵۳ء کہتے ہونگے شیخ جی ہم نے یہ کب دعوی کیا تھا۔ بات صرف اسی قدر ہے۔ کہ ۲۱ ستمبر ۵۳ء کی لکھی ہوئی ۵۴ء میں طبع ہوئی۔ اور تو کوئی بات نہیں۔ شیخ جی! میں دہلی سے آٹھ سو میل کے فاصلہ پر ہوں۔ کتابت دہلی میں ہو تصحیح پروف وغیرہ کے لئے میرے پاس کتاب آوے آخر اسمیں کچھ دیر لگتی ہوگی یا نہ اور پھر اتنی دور سے کاتب تلاش کرنا اگر چھ ماہ ہو گئے تو اس میں ہوا ہی کیا مجھے آپ یہ بتائیے کہ آپ نے یہ اپنا رسالہ میرے جواب میں لکھا تھا۔ اگر لکھا تھا تو آپ نے مجھے کس وقت پہونچایا تھا کیا آپ کو جواب حاصل کرنے کی غرض سے میرے پاس بھیجنا ضروری نہ تھا۔ وہ رسید پیش کیجئے جس تاریخ کو آپ نے مجھے پہونچایا تھا

آپ کو میرا پتہ بھی معلوم تھا خط کتابت پہلے ہو چکی تھی یہی آپ کی کتاب مجھے اب ملی ہے تاخیر
سے ملنے کی وجہ سے صرف اسی قدر ہے کہ میرا دہلی آنے کا قصد تھا ہمارے احبابوں نے میرے
دہلی آنے پر دینے کا تہیہ کر لیا تھا مگر ارادہ الٰہی سے میرا آنا نہ ہو بالآخر مجبور ہو کر میرے پاس ارسال
کی ہے میں کھیتی کے مشغلہ میں تھا اور ہوں یہ چونکہ فصل کاٹی جا رہی ہے کل شیخ جی بڑا بڑا ئینگے
کہ دیکھو اتنی مدت کے بعد میری کتاب کا جواب نکلا۔ شیخ جی پہلے اپنے گریباں میں منہ ڈال لیں
اور پھر زبان کھولنے کا قصد کریں میری کتاب اسرار کی گر آٹھ دن میں تیار ہو گئی تھی دہلی چھپنے
کیلئے بھیجا سات سال کے بعد جب میں دہلی جاتا ہوں تو پھر اوسے طبع کراتا ہوں کیا اس سے
یہ لازم آگیا کہ اتنی مدت کے بعد جواب تیار ہوا۔ شیخ جی مطبع گھر کا نہیں دوسروں کے ذریعہ کام
کرانا اس میں تاخیر لازمی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ تھوک مال باہر سے نہیں منگواتے مقامی
دوکانداروں سے خرید کر کام چلاتے ہونگے البتہ جنھیں بالواسطہ منگانا ہوتا ہے اوس میں تاخیر لازمی
ہے لہٰذا شیخ جی یہ باتیں تو آپ کی عقلمندوں کی توہین ہیں میرا جواب دیر سے نکلا تو مولانا محمد
کانپوری کا تو پہلے ہی نکل چکا تھا مگر مثل مشہور ہے پڑی سو پڑی مگر ٹانگ تو کھڑی شیخ جی
ص۵ میں لکھتے ہیں "اکات بازار میں جو امام باڑہ ہے وہ بھی تو اپنے کو امامیہ کہتے ہیں" یہ کس قدر جھوٹ
پر مبنی ہے یہ لوگ اپنے کو امامیہ ہرگز نہیں کہتے نا اہل دین کے اعداء اسی طرح کہتے ہیں۔ سوچ کر
جواب دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگ صابی یا دیوبندیوں کو لوگ وہابی کہتے ہیں تو کیا آپ یہ
باور کر سکتے ہیں اور کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ دیوبندی اپنے کو وہابی کہتے ہیں اور اس لفظ سے
وہ خوش ہیں۔ دیوبند کو نہ وہابی باڑہ اگر کوئی کہے تو موزوں ہوگا یا نہیں۔ خوب سوچ لیں پھر
جواب دیں۔ شیخ جی امام بنانا تو آپکی بھی عقائد کی کتابیں واجب بتاتی ہیں ہر زمانہ میں نظام بعثت
قائم کرنے کی بنا پر آپ کی کتاب المسامرۃ فی المسائرۃ ص۱۱۹ ونصب الامام بعد انقراض زمن
النبوۃ واجب علی الامۃ عندنا مطلقا سمعا لا عقلا ای واجب من جہۃ السمع لا من
جہۃ العقل یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد ہمارے حنفیہ کے

نزدیک امام مقرر کرنا ہر زمانے میں واجب ہے امام اہل حل و عقد کے بیعت سے مقرر ہوتا ہے دعوٰی سے نہیں مولوی عبدالوہابؒ نے دعوٰی نہیں کیا تھا بلکہ لوگوں نے انھیں منتخب کیا تھا مگر خدا حسد و دشمنی اور بغض کا منھ کالا کرے جھوٹ بھیوں نے اڑا دیا کہ عبدالوہاب نے امامت کا دعوٰی کیا۔ یہ بات غلط ہے۔ شیخ جی آپ سنی سنائی کے مرید ہیں آپکو تحقیق سے کیا واسطہ مولوی عبدالوہابؒ بھی تو آپ کے نزدیک ہی رہتے تھے مگر ایمان سے کہیے کہ آپ نے تو نہیں اپنی امارت کا دعوٰی کرتے سنا تھا خدا کے سامنے ایک روز جانا ہے سچ اور جھوٹ میں چار ہی انگشت کا فاصلہ تو ہے حدیث شریف میں ہے کفی با المرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع۔
ص۸۶ میں شیخ جی لکھتے ہیں "میں نے بھی اپنے امام کے ساتھ ترجمہ میں حکم والے لکھا تھا سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد ابھی ابھی کل ہی کی تو بات ہے کیا ٹوپی کو کہیں آنکھ پر سرک نہیں آئی تھی اپنے تو حکم کرنے والے یعنی امام ہیں لکھا ہے حکم والے نہیں لکھا تھا شیخ جی حکم کرنے والے یعنی امام اور حکم والے کیا ایک ہی ہیں ؛ شاید یہ آپکی دوکان کی خاص اصطلاح ہوگی واقعی کوؤں کو شاہین کی بولی کب سمجھ میں آسکتی تھی وہ تو صرف کائیں کائیں ہی کی غل مچاتے رہینگے کسی اپنے نوکر ہی سے اس محاورہ کو دریافت کرلئے ہوتے شیخ جی حکم کرنے والے یعنی امام واقعی کوؤں کی بولی ہے امام کا معنیٰ تو شیخ جی کہیں ثابت نہیں میرا دعوٰی تھا کہ امام کا معنیٰ میرے علم میں تو کسی سے وارد نہیں" اگر آپ میری بات سمجھے تھے تو انتا ہی کرتے کہ آپ کسی مستند ہستی سے اس کا ثبوت پیش کردیتے" نہ یہ کہ زاغ کی وہی کائیں کی رٹ آپ کا لکھنا ع چرا کار کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ! اس احقر نے امام اعظمؒ کے متعلق لکھا تھا کہ اہلحدیث ہو کر امام اعظمؒ کی شان میں گستاخانہ اور توہین آمیز کلمات ہرگز روا نہیں رکھ سکتا جس تا آپ نے ص۸۶ صفحہ تک وہی کوؤں کی کائیں کائیں کا حساب لگایا آپ کا یہ دعوٰی ہے کہ امام وکیع امام عبداللہ بن المبارک امام اوزاعی جیسی ہستیاں امام صاحب سے ناواقف ہی تھیں امام وکیع اور ابن المبارک کو تو آپ کے علماء امام صاحب کے خاص الخاص شاگردوں میں تحریرمیان

کرتے ہیں۔ پھر آپ انہیں امام صاحب کے علم سے ناواقف فرمائیں۔ آپ کا فرمانا بالکل صحیح ہے کوّا شاہین کی بولی کیا سمجھے گا یہی وجہ ہے کہ آپ نے تکی تمثیلیں بھی دینے بیٹھ گئے منجملہ ان کے ایک یوں " فرماتے ہیں " اور فلاں کتاب میں مسلمانوں کے گروہ کا عقیدہ لکھا ہوا ہے کہ نیکی کا خدا الگ ہے اور بدی کا الگ ہے۔ شیخ جی یہ عقیدہ مسلمانوں کے ایک گروہ کا نہیں بلکہ مجوسیوں کا ضرور ہے۔ آپ اونٹ بتانا ہی ہانکتے معلوم ہوتے ہیں۔ وہی زاغ کی کہانیں۔ یہ مسلمانوں پر ایک زبردست اتہام ہے۔ اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔ اور نہ ہی ارباب مذاہب کا۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کو اس میں دھوکہ لگا ہوا ہے کہ امام صاحب کے متعلق جن اکابر نے حقیقت کا آئینہ سامنے رکھا ہے۔ انھیں آپ امام صاحب کے علم سے ناواقف سمجھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ کی دوسری تمثیلات بھی اسی کی موافقت کر رہی ہیں۔ بھلا جو خدا کو ایک تسلیم کرے پھر تثلیث کا بھی قائل ہو گیا؟ مسیح اور عزیر کو خدا کہہ سکتا ہے البتہ ان کے علاوہ ناواقف ضرور کہہ سکتے ہیں۔ شیخ جی یہاں آپ کی تمثیلات بیکار ہیں۔ اس لئے کہ جن اکابر نے جو باتیں امام صاحب کے متعلق فرمائی ہیں وہ ان کے چیلے اور شاگرد ہیں۔ جو ان کے رگ و ریشہ سے واقف تھے انھوں نے یہ باتیں کہی ہیں۔ اگر یہ باتیں کسی ایسی ہستی کی ہوں۔ جنہوں نے امام صاحب کو دیکھا نہ ہو یا امام صاحب کے علم سے بے خبر ہو تو آپ کی تمثیلات واقعی کچھ چسپاں ہوتیں۔ واقعی کوّے کو شاہین کی بولی سمجھنا ہی نہیں تھا۔ بے سمجھے ہی کائیں کائیں حسب العادت رٹ لگادی شیخ جی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بالکل صحیح ہے۔ حبك الشئ یعمی ویصم۔ واشربوا فی قلوبھم العجل والوں کی طرح کسی کی نہ سنئے۔ شیخ جی ابلیس کے چیلے تو ابلیس پر لعنت بھی کر دیتے ہیں۔ اماموں کے چیلے کی مجال کہ کوئی بات واقعی کو بھی ان کی شان میں اپنے دل میں جگہ دیں۔ یہ آپ ہی پر منحصر نہیں دنیا میں یہی نظر آرہا ہے جس فریق نے بھی حق کو آدمیوں کی بنا پر پہچانا وہ ایسے ہی کیا کرتا ہے۔ بخلاف اس فریق

کے کہ جنھوں نے آدمیوں کو حق سے پہچانا ہے وہ برابر صحیح بات کو تسلیم کریں گے امام بخاریؒ۔ امام النسائیؒ امام حمیدیؒ وغیرہ محدثین کو امام صاحب سے کیا عداوت تھی۔ اگر ان ائمہ محدثین نے کچھ کلام کیا ہے۔ تو انھوں نے آئینہ حقیقت کی بنا پر امر واقعی کا تذکرہ کیا ہے انھوں نے امام صاحب کو صدوق و ثقہ اور انکی جلالت شان سے تو انکار نہیں کیا ہے۔ ان دونوں باتوں میں تعارض نہیں ہوا کرتا شیخ جی آپ کی مشہور مستند کتاب فتح القدیر ابن الہمام ص۳۶۹ ج۱ طبع ہند کو بنظر غائر دیکھیں ابن معین نے ایک راوی کو ضعیف بتایا ابو حاتم نے اسے صدوق کہا اس پر یوں ریویو فرماتے ہیں۔ ولا تعارض بین کلامیھما اذ الصدق لاینافی سائر وجوہ الضعف۔ امام ترمذی نے اپنی علل میں اسکی خوب وضاحت فرمادی ہے ملاحظہ ہو فرماتے ہیں وقد تکلم بعض اھل الحدیث فی قوم من اجلۃ اھل العلم وضعفوھم من قبل حفظھم ووثقھم اٰخرون من الائمۃ بجلالتھم وصدقھم۔

اس کو جرح میں فقاہت اور جلالت کا لحاظ نہیں ہوتا۔ یہ تو شاہین کی شاہی بولیاں ہیں کوے حضرات کی بلا جانیں انھیں اس سے واسطہ ہی کیا۔ بیچارے دارقطنی اور غزالی کو ناحق اظہار حقیقت کی وجہ سے عینی وغیرہ نے تعصب مذہبی کی بنا پر ضعیف کہدیا۔ خدارا انصاف تو کرین اس سے تو یہ ظاہر ہوا۔ کہ اصل بات کا اظہار ہی جرم ہے مگر شیخ جی! محدثین اس کی پرواہ نہیں کرتے کوے تو برابر اپنی کائیں کائیں کی صدائیں کو بجاتے ہی رہینگے۔ شیخ جی امام صاحب کی جلالت فقاہت صداقت وغیرہ کا کسی محدث نے انکار نہیں کیا۔ آپ انکی باتوں کو لئے کیوں الاپتے رہتے ہیں شیخ جی ص۹۱ میں خطیب کے بیانات کو متناقض تصور فرمارہے ہیں۔ حالانکہ وہ دونوں باتیں متعارض نہیں ہیں۔ مگر وہی زاغ شاہین کی بولی کیا خاک سمجھیں گے آپ جسکو من گھڑت اور صریح بہتان بتاتے ہیں۔ آپ کو من گھڑت اس لئے نظر آتے ہیں۔ کہ آپ ایک ہی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ نہ معلوم دوسری ہے بھی یا نہیں۔ شیخ جی اگر آپ کی دو ہوتی تو تاریخ ابن خلکان ہیں سے لم یکن یعاب

بشتی کے بعد کی عبارت بے ڈکار ہضم نہ کر جائیے جناب والا آپ نے تو وہی لاتقربوا الصلوٰۃ والا معاملہ کیا اور انتم سکاری کو چھوڑ دیا یہ ہے آپ کی اصل مذہبی دیانت داری۔ اہل علم کا شیوہ یہ نہیں بلکہ اہل ہوا کا یہ خاصہ ہے امام وکیع جو آپ کے امام صاحب کے شاگرد آپ کے نزدیک ہیں فرماتے ہیں اہل العلم یکتبون مالہم و علیہم واہل الاھواء لایکتبون الا مالہم۔ ملاحظہ ہو دارقطنی صفحہ ۱ مطلب اہل علم مالہ وما علیہ کو لکھ دیا کرتے ہیں اور اہل ہوا صرف مالہٗ ہی کو لکھا کرتے ہیں خطیب بغدادی تو اہل علم ہی کا طریقہ اختیار کیا تھا مگر آپ کے کلیجہ پارہ ہو گئی آپ کی منشا تو یہ تھی کہ خطیب صرف امام صاحب کی مدح سرائی ہی کے گیت گاتے یہ دوسرا امر بتلا گئے جب وہ قابل مدح ہوئے جس طرح آپ نے کیا۔ سچ ہے آئینہ کی حقیقت یہی ہے کہ وہ دیکھنے والے کے تمام عیوب کو ظاہر کر دیتا ہے مگر آئینہ صاف ہو آپکی طرح دھندلا نہ ہو۔ شیخ جی یہ عبارت ہم آپ کو بھلا کب ہضم ہونے دینگے آنکھیں پھاڑ کر ڈبل پاور کا چشمہ بلکہ موٹے حرفوں کے بتلانے والے کا چشمہ استعمال فرما کر دل ہاتھ پر رکھ کر بالکل سرد دلی سے مکرر دیکھیے کہ یعنی اب کے بعد کیا چیز ہے سنئے اور بغور ملاحظہ فرمائیے وہ چیز سوی قلۃ العربیۃ ہے یعنی امام صاحب ممدوح میں کوئی عیب نہیں صرف اتنا عیب ہے کہ عربیت کی مہارت کم تھی۔ اب تو شیخ جی سمجھ گئے ہونگے کہ ہائے ابن خلکان نے کیسے پتے کی سنائی ہے آپ بھی تو اب اپنی زبان مبارک سے کہہ دیجئے اصل ابن خلکان میں لفظ تحفظہ ہے مگر شیخ جی یا اُن کے اعوان والانصار نے لفظ حفظہ لکھ دیا دیکھو ایران کا مطبوعہ نسخہ ۱۲۹۱ھ جلد دوم۔ تحفظہ اور حفظہ میں آخر کچھ فرق ہے یا نہیں دیانتداری سے کہیئے یہ ہیں ان لوگوں کے کارنامے جو شاہین کے خواب دیکھتے ہیں امام الجرح والتعدیل امام ذہبی نے میزان میں امام صاحب کے متعلق خطیب سے کسی قسم کی خفگی ظاہر نہیں کی بلکہ یوں گویا ہوئے۔ وترجمہ الخطیب فی فصلین من تاریخہ واستوفی کلام الفریقین معدلیہ ومضعفیہ

کس قدر منصفانہ کلام عادلانہ لکھا ہے اگر خطیب کا طریقہ تحریر غلط ہوتا تو ضرور اس پر ریویوز فرماتے اس میں خطیب نے قصور ہی کیا کیا ہے بلکہ خطیب نے اہل علم کا طرز اختیار کیا تھا مگر خدا تعصب مذہبی کو غارت کرے کہ یہ انسان کو نابینا ہی کر دیتی ہے امام احمد نے سچ کہا ہے التقلید عمیٰ یہی وجہ ہے کہ آپ کو خطیب کا لکھا پسند نہیں۔ جسے آپ صفحہ ۹۳ میں خرافات تصور فرماتے ہیں صفحہ ۹۳ میں آپ فرماتے ہیں مولانا صاحب! حضرت سیدنا امام اعظم کی ہستی ناپاک تھی ناپاک تو آپ جیسوں نے اونکو بنانا چاہا تھا اور آپ کے مستند علماء نے اونکی پوتر ہستی کو مکدر بنا دیا تھا لہذا ہمارا کام اون سے اُن گندگیوں کو دور کرنا مقصود تھا اور ہے۔ شیخ جی آپ نے اپنے مذہب کی کتابیں برابر دیکھی نہیں اگر دیکھتے تو اس قسم کی زٹلی بولی نہ بولتے چاند سورج پر اگر کوئی نجاست ڈالے تو قصور کس کا۔ خدا رسول کی پاک ہستیوں پر نجاست پھینکے تو کیا آپ کا حق نہیں اوسے ان سے ہٹانا؟ انبیاء و رسل کی اصل بعثت کس لئے ہوئی ذب عن الشریعت کیا فرض نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ذب عن عرض اخیہ بالغیبۃ کان حقا علی اللہ ان یقیہ من النار اخرجہ احمد والطبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید شیخ جی کیا واقعی جسطرح آپ کی مستند کتابوں میں لکھا ہے امام صاحب کی ذات ویسے ہی تھی ذرا ہوش اور جامہ کر کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر نہایت سرد دلی فرمائیں لیجئے آپ نمبروار دیکھتے جایئے اور دیانتداری سے کہتے جایئے ع۱ احکام القرآن جصاص صفحہ ۲۵۶ ج ۲ ملاحظہ ہو استنجا کے متعلق۔ الاستنجاء لیس بفرض وان الصلوٰۃ جائزۃ مع ترکہ اذا لم یتعد الموضع۔ نیز لکھتا ہے اجاز اصحابنا صلاتہ وان کان مسیئا فی ترکہ یعنی استنجا کرنا فرض نہیں۔ ہمارے نزدیک بلا استنجا کئے نماز جائز ہے اگرچہ وہ برا کرتا ہے مگر مخرج سے نجاست بڑھی نہ ہو اگر مخرج سے بڑھی ہے تو مثقال یعنی ۴ ماشہ سے زائد نہ ہو۔ طحطاوی حاشیہ درمختار صفحہ ۱۶۲ ج ۱ مطبوعہ قدیم مصر فصل استنجاء وانما اذا ما وزاد النجس المخرج فسلہ لیس بفرض الا اذا زاد علی المثقال ومثلہ الجوہرۃ النیرۃ شرح قدوری صفحہ ۱ میں ہے اذا

اذا لم یستنج بحجر ونحوہ او بغیرہ وکانت لہ مجاوزۃ مخرجھا جازت صلوتہ۔
پتھر وغیرہ سے استنجا نہ کرے اور ناپاکی اس کے نکلنے کی جگہ سے تجاوز نہ کر گئی ہو اس کی
نماز درست ہے بحر الرائق میں یہاں تک لکھا ہے کہ کسی کے مقعد کو اگرچہ بھری ہی کیوں
نہ ہو اور اس پر نجاست بھی لم. ماشہ سے زائد ہی ہو مگر مخرج سے باہر نہ گئی ہو معاف ہے اس لئے
کہ ہم حنفیوں کا اتفاق ہے کہ ان ما علی المقعد ساقط۔ دبر کی نجاست معافی میں ہے
بلکہ جن لوگوں نے مخرج سے زائد کے لئے استنجا کو فرض بنایا ہے یہ ان کا تسامح ہے بھول ہے
دیکھو در مختار کتاب الطھارۃ۔ ہدایہ میں ہے الاستنجاء سنۃ استنجا سنت ہے فرض
نہیں شیخ جی دیکھ لیا اب ۲ لیجیے آپ کے یہاں جان بوجھ کر بغیر طہارت نماز پڑھنا
کفر نہیں ملاحظہ ہو در مختار ان تعمد الصلوۃ بلا طھر غیر مکفر نفع المفتی والسائل صـ۵۵
میں اسی سوال کے جواب میں اسی کو ظاہر مذہب ٹھہرایا ہے لکھتے ہیں وھو ظاہر المذھب
کما فی الدر المختار اب ۳ لیجیے آپ کے یہاں نجاست چاٹ لینے سے بھی پاک ہو
جاتی ہے دیکھو کبیری شرح منیہ صـ۱۸ عالمگیری مطبوعہ کلکتہ صـ۱۶ ج ا وکذا یجوز ازالۃ
النجاسۃ فی الجملۃ باللحس اب ۴ ملاحظہ ہو چوپایہ سے روزہ کی حالت میں وطی
کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا انزال ہو یا نہ در مختار میں ہے اذا ادخل ذکرہ فی بھیمۃ
او میتۃ من غیر انزال شامی صـ۱۰۳ ج ۲ مطبوعہ مصر قدیم میں ہے ونقل فی البحر وکذا الزیلعی
وغیرہ الاجماع علی عدم الفساد مع الانزال بلکہ غسل بھی نہیں آتا شیخ جی سن لیا
شیخ جی کی چاروں بلکہ پانچوں انگلیاں گھی میں اب ۵ لیجیے حج چوپایہ کے وطی سے
انزال ہو تب بھی فاسد نہیں ہوتا انزال نہ ہو تو دم بھی نہیں آتا دیکھو بحر الرائق فلا غسل بوطی
البھیمۃ مطلقاً فتح القدیر صـ۲۳۹ ج ۲ میں ہے لو جامع بھیمۃ وانزل لم یفسد حجہ
وعلیہ دم وان لم ینزل فلا شیء علیہ۔ شیخ جی دیکھا؟ اب ۶ ملاحظہ ہو شراب صرف
چار ہی قسم کی یعنی کھجور، انگور، کشمش وغیرہ ہدایہ میں ہے الاشربۃ المحرمۃ اربعۃ یعنی شراب

جو حرام ہے وہ صرف چار ہی چیزوں کی بنی ہوئی حرام ہے جامع الصغیر امام محمد نے لکھا ہے
وماسوی ذالک من الاشربۃ فلاباس بہ جامع الصغیر کے صفحہ ۱۵۲ میں یہ عبارت موجود ہے
ہدایہ میں اس کے بعد لکھا ہے وھو نص علی ان ما یتخذ من الحنطۃ والشعیر والعسل و
الذرۃ حلال عند ابی حنیفۃ - یعنی امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک گیہوں جو شہد جوار وغیرہ
کی بنی ہوئی شراب حلال ہے کہیئے شیخ جی کیسی کہی - کیوں اب تو آپ کی پانچوں گھی میں ہوگئیں اب -
نمبر ۷ ملاحظہ ہو وضو کے فراغت کے بعد اگر کوئی استنجا بجائے پہلے کرنے کے بعد میں کرے تو وضو میں
خامی نہیں آئیگی دیکھو فتویٰ سراجیہ اذا توضأ ثم استنجیٰ لا یفسد وضوءہ اب نمبر ۸ ملاحظہ ہو آپ کے
مذہب میں اگر کسی کی کوئی چیز چھین کر لیلے اب اس کو کھا گئے بس چبانے کی محنت سے وہ حلال
ہوگئی دیکھو فتویٰ قاضی خاں صفحہ ۳۵۳ ج ۴ اذا اکل عین الغصب عن ابی حنیفۃ انہ یاکل
حلالاً لانہ استھلکہ بالمضغ فیصیر ملکا لہ قبل الابتلاع - شیخ جی اب تو خوش ہو
جائیے - اب نمبر ۹ ملاحظہ ہو فرمائیے آپ کے تو مذہب میں ہے کہ زانی کسی عورت سے
زنا کرے اور صرف یوں کہدے کہ یہ میری عورت ہے اگرچہ وہ دوسرے کی ہی عورت ہے
اس کو گواہ لانے کی بھی ضرورت نہیں (حد معاف) دیکھو شامی صفحہ ۱۶۲ ج ۳ مطبوعہ مصر قدیم ذالبحر
لو ادعیٰ انھا زوجتہ فلاحد وان کانت زوجۃ الغیر ولا یکلف اقامۃ البینۃ
درمختار کی عبارت اس طرح سے ہے ادعی الزانی انھا زوجتہ سقط الحد وان کانت زوجۃ
الغیر بلا بینۃ شیخ جی سن لیا اب نمبر ۱۰ ملاحظہ ہو آپ کے مذہب میں ہے اگر چور دعویٰ
کرے کہ یہ چیز میری ہے بلا گواہ قائم کئے ہی اسپر حد شرعی ختم دیکھو آپ کی ہدایہ واذا
ادعی السارق ان العین المسروقۃ ملکہ سقط القطع عنہ وان لم یقم بینۃ
لیجئے اب نمبر ۱۱ شیخ جی آپ کے مذہب میں ہے کہ اگر صرافی میں انگلیوں کے درمیان -
رقم کی چوری کرے تو اس پر شرعی حد نہیں دیکھو درمختار ولا یقطع صراف ھو من یسرق
الدراھم من بین اصابعہ شیخ جی کو مزے ہیں - اچھا اب بارہ کی سنئے اگر اللہ تعالیٰ

برالیسا کپڑا لپیٹ لیا جاوے کہ جس میں فرج کی گرمی محسوس نہ ہو اور پھر خوب شہوت رانی کی جاوے نہ روزہ جاوے نہ کفارہ آوے دیکھو فتاوی غرائب اذا لف ذکرہ بخرقۃ و جامعھا کفران لم یمنع الخرقۃ وصول الحرارۃ الیہ والا فلا۔ اسی طرح فتاوی محیط اور قنیہ اور حیات الصائمین میں بھی ہے اب ۱۳ کی سن لیں آپ کے مذہب میں آلہ تناسل کھڑا کر کے برہنہ فرج سے خوب رگڑے لگائیں روزہ میں کوئی خرابی نہ آئیگی دیکھو فتاوی حسب المفتی المباشرۃ الفاحشۃ لا یفسد الصوم عند ابی حنیفۃ وابی یوسف شیخ جی مزے لیجئے اب ۱۴ پر نظر دوڑائیے آپ کے مذہب میں ہے کہ اگر کوئی کسی عورت پر نکاح کا دعوی کر دے وہ بیچاری انکار ہی کرتی رہے ادھر دو جھوٹے گواہ کھڑے کر کے قاضی صاحب سے ڈگری کرالی نکاح کی ..... اب اس مرد کو اس۔ عورت سے وطی بھی حلال ہے اس عورت کو اس جھوٹے مدعی کو اپنی ذات پر قابو دینا بھی حلال خدا کے یہاں بھی اس کی کوئی باز پرس نہیں شیخ جی سمجھ گئے لیجئے اصل عبارت عینی شرح کنز صفحہ ۲۵۰ مطبوعہ بمبئی شامی بحرالرائق سے ص۵۱۶ ج ۲ مطبوعہ مصر قدیم اذا ادعی علی امراۃ نکاحھا دھی تجحد واقام علیھا شاھدی زور او قضی القاضی بالنکاح بینھما حل للزوج وطئھا وحل للمراۃ التمکین منہ عندہ عینی شرح ہدایہ کو بھی ذرا دیکھ لیں شیخ جی بڑے کام کی باتیں ہیں اور لیجئے ۱۵ آپ کے مذہب میں غلام سے مالک کو سود لینا درست ہے دیکھو ہدایہ باب الربوا لا ربوا بین المولی وعبدہ شیخ جی یہ ہے اصل آپ کے تجارت کی راز اب ۱۶ کو دیکھئے حنفیہ کے لئے استبراء ختم کیلئے حیلہ کرنا جائز ہے دیکھو ہدایہ شریف لا باس بالاحتیال لاسقاط الاستبراء عند ابی حنیفۃ شیخ جی اب تو استبراء کی ضرورت آپ کو تو نہیں رہیگی۔ شیخ جی اب ۱۷ کو لیں آپ کے مذہب میں آگ پرستی گرجا بنانے یا شراب خانہ بنانے کے لئے مکان کرایہ پر دینا درست دیکھو ہدایہ ص۴۵۵ ج ۲ (اخرین) من اجر

من اجر بيتا يخذ فيه بيت نار او كنيسة او بيعة او يباع فيه الخمر فلا باس به وهذا عند ابی حنیفة شیخ جی اب ۱۸ کو غور سے دیکھیں آپ کے یہاں اپنے کتے کو کاٹ کر اس کا گوشت بیچنا جائز ہے دیکھو عالمگیری صـ۲۷ ج ۳ وفی فتاوی اہل سمرقند اذا ذبح کلبہ و باع لحمہ جاز۔ شیخ جی اب ۱۹ پر ذہن آزمائی فرمائیں آپ کے یہاں خمر کے علاوہ تمام قسم کی شراب جو حرام ہیں ان کی خرید و فروخت جائز ہے دیکھو فتاوی عالمگیری صـ۴۸ ج ۳ قال ابوحنیفة یجوز بیع الاشربة المحرمة کلها الا الخمر شیخ جی اب آپ کو کیا چاہیئے اس تجارت میں ہی سے منفعت خوب ہوگی اب ۲۰ کی بھی فریاد سن لیں آپ کے یہاں ہے کہ اگر ماں ۔ بہن ۔ بیٹی وغیرہ محرمات ابدیہ سے جان بوجھ کر نکاح بھی کرے اور اس سے صحبت بھی کرے تاہم اس پر کوئی حد نہیں صرف تعزیر ہے دیکھو ہدایہ من تزوج امرأة لا یحل نکاحها فوطیها لا یجب علیه الحد عند ابی حنیفة قاضی خان صـ۲۷ ج ۴ میں ہے وان قال علمت انها علی حرام عند ابی حنیفة ......

اب ۲۱ کو بنظر غائر ملاحظہ فرمائیں چوپایہ کی فرج میں اور مری ہوئی عورت کی فرج میں جماع کرنے سے نہ ہی غسل لازم ہوتا ہے اور نہ ہی وضو ٹوٹتا ہے دیکھو عالمگیری صـ۱۳۶ مطبوعہ دہلی والایلاج فیه کالایلاج فی الکوز ولهذا لا یوجب الغسل ولا ینقض الطهارة ۔ چار پایہ کے فرج میں داخل کرنا ایسا ہے جیسے کوزہ میں داخل کر دیا اسی وجہ سے نہ ہی غسل واجب اور نہ ہی وضو جاتا ہے خزانۃ الروایات میں ہے ظہیریہ فتاوی سے کہ چوپایہ کی فرج منہ کے قائم مقام ہے فی الظهیریة فرج البهیمة بمنزلة الفم شیخ جی سن لیا کیا کہتے ہیں ۔ ۲۲ ملاحظہ ہو آپ کے مذہب میں شراب اور پیشاب سے علاج کرنا درست دیکھو ہدایہ کی شرح نہایہ (امام سغناقی کی) یجوز التداوی بالحرام کالخمر والبول ۔ اسی طرح ذخیرۃ العقبی اخی چلپی اور بحر الرائق اور کفایہ شرح ہدایہ اور درمختار میں بھی ہے اب ۲۴ کو دیکھئے آپ کے مذہب میں سور کا چمڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اس کی تجارت

اس سے نفع اٹھانا اس کو پہنکر بچھا کر نماز پڑھنا درست ہے دیکھو حلبی کبیر شرح منیۃ
المصلی مطبوعہ لاہور ص۱۵۹ اما اذا دبغ جلد الخنزیر فقد طہر و یجوز بیعہ والانتفاع بہ
والصلوٰۃ فیہ وعلیہ - اب عـ۲۴ ملاحظہ ہو آپ کے یہاں سور نجس العین نہیں دیکھو درمختار
کتاب الصید الخنزیر لیس بنجس العین عند ابی حنیفۃ - اب عـ۲۵ کو خوب غور سے دیکھئے
آپ کے یہاں زنا کیلئے کسی عورت کو مزدور بنا کر زنا کریں تو اس پر حد نہیں دیکھو فتاوی قاضی خاں
ص۱۵ جلد درمختار مطبوعہ ہاشمی میرٹھ ص۲۸۵ لو استاجر امرأۃ لیزنی بہا فزنی بہا لا یحد فی قول
ابی حنیفۃ یہی تو وجہ ہے کہ امام صاحب کہتے ہیں رنڈی مزدوری ٹھہرا کر جو رقم لے وہ حلال بلکہ
طیب ہے دیکھو ذخیرۃ العقبی چلپی شرح وقایہ ص۴۹۵ مطبوعہ نولکشور اما اخذ تہ الثانیہ
ان کان بعقد الاجارۃ فحلال عند الامام الاعظم -
شیخ جی اب کیا چاہیے۔ اب ذرا عـ۲۶ کو کان کھول کر بانگ دہل سنئے آپ کے یہاں روزہ
کی حالت میں لواطت سے کفارہ نہیں آتا دیکھو فتح القدیر وغیرہ فی الکافی ان وطی فی الدبر
فعن ابی حنیفۃ لاکفارۃ علیہما یشمنی شرح مختصر وقایہ میں ہے - روی الحسن عن
ابی حنیفۃ عدم وجوب الکفارۃ فی الجماع فی الدبر - شیخ جی یہ ہے پوتر حنفی مذہب اور
فقہ حنفی کیا اس فقاہت کی بھی کوئی داد شارع علیہ السلام سے ملے گی کیا آپ کی موت بھی
اسی فقہ حنفی پر آنے کی امید میں ہے؟ کیا اس فقہ کے پروانے امام اعظم کی ہستی کو پاک و صاف
کہنے کی بھی خواب دیکھ سکتے ہیں؟ یہ تو ہم چند نمونے مشت از خروارے ہی پیش کئے ہیں بقیہ
تو ان سے بھی بدرجہا مزیدار آپ کی ذات کے لئے ذخیرہ ہیں ضرورت محسوس کریں تو آپ مجھ سے
بصد شوق اور بخوشی طلب کر سکتے ہیں - شیخ جی یہ آپ کی مستند کتابوں میں ہیں یا تو کہیے ہمارے
امام ان باتوں سے دور ہیں اور یہ کتابیں جھوٹی یا یہ کتابیں سچی ہیں تو پھر امام صاحب کی ہستی کو
کیسی کہیں مثل مشہور ہے - کہیں تو کہا نہ جائے نہ کہوں تو باپ کتا کھاتے -
آپ مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم مغفور کو کیا روئیں گے انہوں نے تو ایسی بیہودہ بکواس

نہیں کی ۔ آپ جیسی تجارتی ہستی ان کی قدر کیا جانیں ۔ شیخ جی ہمارا مذہب جمہوری یا پارلمنٹی ۔
نہیں ہے ہمارا اصول سنئے ۔ حق سے آدمی پہچانا جاتا ہے آدمیوں سے حق نہیں پہچانا جاتا
اگر آپ لوگوں کی طرح حق آدمیوں کے بنار پر ہوتا تو ضرور آپ کا کہنا صحیح تھا ہم قبول کرتے
اور آپ کا احسان قبول کرتے مگر ہمارے یہاں کوئی ایسا معاملہ ہی نہیں ہاں البتہ آپ کے
یہاں ایسا ہے کہ ایک ہستی خراب ہوئی تو اس کا اثر تمام مذہب پر نمایاں ہو جاتا ہے اس لئے کہ
آپ کا مذہب حقیقت میں پنچایتی ہے آپ میں اگر کچھ غیرت ہے تو وہ بھی غیرت انسانی کا مادہ ہے
تو اپنے مذہب کے ہیرو کی ذات کو ان باتوں سے بری کر کے دکھاؤ یا اپنی کتابوں کو جھوٹی کہو
کیا آپ کا قدم اٹھیگا ؟ میں اس کی آپ کی ذات سے کچھ توقع رکھ سکتا ہوں آپ کے مولویوں
کے بس کی بات تو ہے نہیں ہاں آپ ایک دوکاندار ہیں اس لائن کو ایک حد تک صاف کر سکتے
ہیں ۔ آپ بہت جلد ان باتوں کا اعلان شائع کر کے مخلوق خدا پر احسان فرمائیں اور اپنے امام
کی لاج رکھیں ۔ اگر لوٹ تر بنانا ہے تو ، ورنہ پھر آپ یوں نہ کہتے پھرنا کہ حضرت سیدنا امام
اعظم رح کی ہستی پاک صاف تھی ،،
شیخ جی آپ ص۹۲ میں فرماتے ہیں کہ اتمام حجت کیلئے میں آپ کے امام مولانا عبدالعزیز صاحب
رحیم آبادی کے قول کا حوالہ پیش کرتا ہوں پھر آپ نے حسن البیان ص۵۲ کا حوالہ دیا مگر
عبارت ہضم کیوں آخر آپ نے ایسا کیوں کیا لیجئے میں ہی اس کی عبارت لکھے دیتا ہوں
آپ کا بتایا ہوا صفحہ آپ حنفیوں کو الزام دیتے ہوئے یعنی یہاں قیاس کی بنا پر حدیثوں
کے خلاف فتویٰ ان کا دینا فرماتے ہیں ایسے ہی مسلمان کے مرتے وقت لٹانے کے مسئلہ حدیث
میں موجود ہے کہ قبلہ رخ لٹا دیں اس موقع پر اس قیاس کو کہ چت لٹانے میں روح آسانی
سے نکلے گی حدیث پر ترجیح دی گئی ہے دیکھو ہدایہ کہ قبلہ رخ لٹانے کا سنت ہونا اقرار
کر کے چت لٹانے کو از روئے قیاس مختار لکھا ہے یہ ہے اصل عبارت شیخ جی کی ناک
کٹتی تھی اس لئے عمداً عبارت کو ہضم کر گئے آپ یہ فرمائیے کہ جب ایک بات کا سنت ہونا

ثابت ہوگیا پھر قیاس کی بنا پر اوس کے خلاف مسلک کو اختیار کرنا کھوجی کون دھرم سے ہے
یہ تو آدمی اپنے اوپر ایک حجت قائم کر رہا ہے اور سینہ زوری کا یہ کام سنت تو ہے مگر
اس کے خلاف یوں کرتے ہیں گویا سنت کے خلاف کو ایک بہادری تصور کر رہا ہے شیخ جی
یہ ہم اہلحدیثوں سے نہیں ہوگا تا قیامت - اگر کوئی اہلحدیث خلاف کام کو بھی کریگا تو وہ
اپنی لاعلمی کے بنا پر ہوگا جب آپ اوسے حدیث نبوی بتادیں گے وہ اوس کا عملاً ہرگز
خلاف نہیں کریگا اور نہ ہی اوس کے سامنے کسی کے عمل کو پیش کریگا - شیخ جی کچھ لوجباکو
قریب آنے دو یلہ ہی رٹ لگاتے پھروگے کہ موت ہر اہلحدیث کی فقہ ابوحنیفہ پر ہوتی ہے
آپ لوگوں کو سنت کے خلاف صراحۃ کرتے ہوئے شرم نہیں آتی - اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے
چوری اور سینہ زوری -- شیخ جی مارے غیرت کے آپ جیسی ہستی کو تو چلو بھر پانی میں
ڈوب ہی مرنا چاہیے تھا مگر نہ معلوم غیرت نے کس ملک کا سفر اختیار کرتے ہوئے رخصت
ہی ہوگئی ہے خدا تعصب کا منہ کالا کرے منہ سے کہیے کہ حجت لٹانے کا ہماری
فقہ کا مسئلہ سنت نبوی کے خلاف ہے لہذا غلط ہے اگر غیرت ہے تو! ورنہ آپ کو اختیار ہے
سپردم بتو مایہ خویش را - آپ ص۹۱ میں فرماتے ہیں قلت روایت کا مبنی اس علم سے
بے البضاعتی نہ تھی بلکہ درحقیقت روایت وتحمل کے وہ شرائط تھے کہ جن کا معیار آپ نے
عام محدثین سے بہت بلند قائم کیا تھا شیخ جی پیراں نمی پرند مریداں می پرانند -
شیخ جی یہ تو ابن خلدون نے اپنے ایک حسن ظن کی بنا پر بات بنادی تھی ان کی اصل
عبارت ملاحظہ ہو فالقوم احق بالظن الجمیل لہم والتماس المخارج الصحیحۃ واللہ
سبحانہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الامور قلت روایت کی اصل حقیقت تو خدا ہی کو معلوم
ہم تو صرف حسن ظن سے لکھ رہے ہیں شیخ جی آپ کے یہاں مرسل منقطع روایات
مجاہیل و مستورین سب حجت ہیں اپنی کتابیں اصول فقہ کی اور فتح القدیر ابن الھمام
اوٹھا کر کسی اعلی پیمانہ کے چشموں کی مدد سے مع امداد عین قلبی ملاحظہ فرما کر ایمان سے

ایمانداری سے کہئے بھلا جن کے یہاں اناب شناب سب ہی قبول ہو اون کی شرائط نامہ محدثین سے کس قدر بلند ہونگی الشر اللہ سچ ہے سب کو ز کام ہو تو ہو مینڈکی کو بھی زکام ہو جاتا ہے۔ شیخ جی برا نہ مانیں منقطع تو جانے دیجئے وہ روایتیں بھی تو آپ کے یہاں آپ کے مذہب میں قابل اعتماد ہیں کہ جن کا وجود مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے نہ مل سکتا ہو اگر غیرت کا کچھ مادہ رکھتے ہو تو لو اپنی ہدایہ کتاب الطہارۃ اوٹھا کر دیکھو اس میں ہے ذکوٰۃ الارض یبسھا۔ کسی نبی نے کہا ہے لو کتاب الجمعۃ کھولو اس میں ہے اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام جس کی بنا پر آپ صاحبان خطبہ کے وقت دوگانہ کو منع کیا کرتے ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت سی روایتیں ایسی بے تکی ہدایہ میں ہیں کہ جن کا وجود ہی نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ میں نے ان تمام حدیثوں کو جمع کیا ہے جو تنویر سے اوپر ہیں ضرورت ہوئی تو آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں ہدایہ کی چند غلطیاں مولانا عبدالحیٔ لکھنوی نے مقدمہ ہدایہ صفحہ ۱۸ میں لکھی ہے آنکھیں کھول کھول کر دیکھیں مولانا ممدوح نے اس اس غلطی کی وجہ بھی آشکارا کر دی ہے ان لفظوں سے کہ سبب ھذا الوھم التقلید اس وہم اور غلطی کی اصل وجہ تقلید ہی ہے اور بس سن لیا۔ شیخ جی یہ ہے آپ کے بلند معیار ہی کے کرشمے کا پنج کے محل میں بیٹھ کر سنگین محل والوں پر گولی بار کرنا یہ کونسی عقل کا کرشمہ سمجھا جاوے۔ شیخ جی حدیث کے صحیح مراد اگر آپ کے بزرگ جانتے تھے تو امام وکیع جنھیں آپ لوگ حنفی امام کے شاگرد بتایا کرتے ہیں۔ اشعار میں تغلیط نہ ظاہر فرمائے اور امام کی رائے نہ ترک کرتے نہ اوس بیچارے پر جیل کا فتویٰ نہ دیتے۔ شیخ جی آخر یہ گورکھ دھندا ہے کیا کچھ تو سمجھائیے ::

شیخ جی صفحہ ۱۹ میں حضرت عبداللہ بن المبارک سے یوں رقمطراز ہیں کہ لوگ آپ کے متعلق از راہ حسد چہ میگوئیاں کرتے ہیں کیا آپ اس کو تسلیم فرماتے ہیں یا ایک انکھ سے دیکھ کر فرما رہے ہیں کتاب قیام اللیل وغیرہ سے ہم نے لکھا تھا کہ امام صاحب کے متعلق اونھوں نے لکھا ہے وہ حدیث میں بیچارے یتیم تھے۔ آپ کو کیوں ناگوار ہوا یہ وہی ابن المبارک تو ہیں کہ جنکی بات آپ نے نقل کی ہے

جو ایسا کہے وہ تو حسد سے نہیں کہہ سکتا۔ یہی تو آئینہ حقیقت ہے اوس کو اب اگر آپ حسد پر خیال کریںگے تو پھر آپ ہی اپنے عقل و فہم کا جائزہ لیں آپ اون کو نہ ہی حاسد کہہ سکتے ہیں اور نہ ناواقف۔ اس لئے کہ یہ تو امام ہی شاگرد ہیں شاگرد استاذ سے خوب واقف ہوا کرتا ہے اونھوں نے معلوم کرنے کے بعد ہی یہ کہا ہے۔ شیخ جی جب آپ کا یہ کہنا کہ جب امام ابوحنیفہؒ حدیث میں یتیم تھے اور صاحب حدیث نہ تھے۔ پھر میدی نے چار سو حدیثیں کہاں سے لکھیں اس کی حقیقت سنئے حدیث کا لفظ مرسل منقطع۔ مرفوع متصل سب ہی پر بولا جاتا ہے اس کا مقصد ہی آپ نہیں سمجھے آپ کو اصل دھوکہ لفظ حدیث سے ہو گیا ہے۔ حالانکہ حدیث موضوع مقلوب ضعیف منقطع و مرسل وغیرہ سب ہی قسم کی ہوا کرتی ہے بالاتفاق آپ کو معلوم ہے کہ صحیح حدیث واجب القبول والعمل ہوا کرتی ہے اور کا حکم ہی علیحدہ ہوا کرتا ہے عبداللہ ابن المبارک نے ان کے ذخیرہ میں قابل عمل نہیں دیکھیں تب ہی تو کہا اب میں اپنے وطن جا کر ان کا صفایا کر دونگا۔ اس میں کون سی اوپری بات آپ کو نظر آئی سچ ہے وکم من عائب قولاً صحیحًا ٭ وآفتہ من الفہم السقیم۔

شیخ جی ان حقائق کو جھوٹ سمجھ رہے ہیں۔ خداوند کریم تعصب کا منھ کالا کرے۔

شیخ جی ص۹۵ میں لکھتے ہیں مولانا شبیر کی کتاب کا حوالہ تو دیدیا لیکن عبارت غائب کر دی شیخ جی کیا کسی نشہ میں تو نہیں تھے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں کو کین کا استعمال نہ ہو۔ اس لئے کہ پنجابیوں میں اس کا کچھ رواج پڑ گیا تھا۔

ہمارے بھی ایک شیخ جی اس میں اپنا دماغ کھو بیٹھے تھے وہ بھی صدر ہی میں ایک دوکان پر ملازم تھے۔ شیخ جی آپ کو کون آکر سمجھاوے۔ سنئے معلی بن اسد کی بات مع عبارت و ترجمہ بیان کر دی اور اخیر میں حوالہ فتح الملہم کا بھی دیدیا۔

شیخ جی زلیخاں پوری پڑھ لی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ مرد تھی یا عورت اللہ اللہ یہ ہیں اہل امام اور آئینہ حقیقت والے کے کرشمے۔ کیا ابو بھر یانی کا بھی دہلی میں قحط تھا، ابن المبارک صاف فرما رہے ہیں کہ ہم برابر امام ممدوح کے پاس آتے جاتے تھے جب تک ان کی اصل حقیقت ہم پر

آشکارا نہیں ہوئی تھی لیکن جب آئینہ حقیقت سے وضاحت ہو گئی ہم نے انہیں چھوڑ دیا - یہی بات تو مولانا شبیر کی فتح الملہم کی ہے کیا عبارت اصل ہے یا غائب کیا آنکھوں پر قدرتی غلاف آگیا تھا؛ بات کیا ہے - گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ - بیچارے کا کیا قصور -

شیخ کیا کچھ غیرت ہے ؟ بالکل حدیث کا مضمون صحیح ہے اذا لم تستحی فافعل ما شئت شیخ جی حمیدی نے تو عبداللہ بن المبارک ہی سے نقل کیا تھا ۔

لیجئے ان کے استاذ بھائی وکیع بن الجراح کیا کہتے ہیں کہ حضور کی دو سو حدیثوں کا خلاف کیا ہے دیکھو آپ کے مولوی شبیر عثمانی کے شرح کے مقدمہ کا ص۷۵ کھول کر دیکھو وجدنا ابا حنیفۃ خالف مائتی حدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ شیخ جی یہ لوگ تو حاسد نہیں یہ تو خاص شاگرد ہیں آپ نے تو ان کی سن لی - شیخ جی اب اچھی طرح سن لیں آپ کی اصول فقہ میں مجتہد کیلئے کتنی حدیثوں کا یاد ہونا اور آیات قرآنی کا کیا کچھ تحدید لکھی ہے اور پھر امام صاحب کی تمام روایات مرفوعہ کا جائزہ لیکر ایمانداری سے کہیئے کہ آپ کی ذات اس معیار پر اترتی ہے ؛ پھر اپنی کتابوں سے جو کچھ کہنا ہے کہیئے -

شیخ جی ص۹۶ میں رقمطراز ہیں میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ کے سلطان المحدثین امام بخاریؒ نے پانچ لاکھ حدیثوں کو رد کر دیا چار سو حدیثوں کے غم میں تو روتے ہو مگر پانچ لاکھ حدیثوں کا ماتم نہیں کرتے جن کو امام بخاریؒ نے رد کر دیا تھا اللہ اکبر کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم الخ شیخ جی یہ آپ کی من گھڑت کہانی ہے یا واقعی آئینہ حقیقت ہی ہے جن بزرگوں نے یہ بات کہی ہے ان کا نام بتائیے اگر آپ واقعی صحیح النسل ہیں تو ؟ تب ہم آپ کی بہادری سمجھیں شیخ جی آپ اپنے گریباں میں منہ ڈال کر اپنے امام کی تصویر دلتصور کو اپنے دل میں مستحضر کر کے بتادیں !!

شیخ جی ص۹۷ میں امام احمدؒ کا اللہ میاں کو خواب میں دیکھنا - بتا کر مجھ سے فتویٰ طلب کرتے بھی شرم نہ آئی ہوگی - شیخ جی آپ کی سمجھ شریف میں میری تحریر آئی ہی نہیں تو جواب کس برتے پر دینے بیٹھ گئے میں نے حنفیوں کے عقیدوں کا مانا ہوا امام ابو منصور ماتریدی سے بالوضاحت

لکھا تھا کہ جو یہ کہے کہ میں نے خدا کو خواب میں دیکھا وہ بت پرست سے بدتر ہے اور اس کے خلاف
درمختار میں لکھا ہے کہ امام صاحب نے خدا کو سو بار خواب میں دیکھا۔
چونکہ آپ لوگ حنفی صاحبان ماتریدی عقیدہ کے ہیں اور حنابلہ اور شوافع وغیرہ اشعری قدیم
کے عقیدہ ہیں آپ لوگوں کو اپنے امام العقیدہ کی تعلیم کے موجب عقیدہ رکھنا چاہئے یا کسی
اور کے کہنے کے موجب۔ اگر درمختار والا سچا ہے تو آپ کے عقیدہ کے گرو جی جھوٹے ہوئے یعنے
(مذہبی عقیدہ کی بنیاد ہی ختم) یا یہ اگر سچے ہیں تو وہ جھوٹا۔ آپ کو تو اپنے ہی مذہب سے فتویٰ اپنے
امام کے لئے لینا تھا۔
شیخ جی ہم نے تو اپنا عقیدہ نہیں لکھا تھا کہ آپ ہمیں الزام دینے بیٹھ گئے سچ ہے سو
ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔ آپ کو اور بتوں سے کیا واسطہ۔ آپ تو اپنے امام
العقیدہ ماتریدی ہی کی گردن پر چھری چلا رہے ہیں کچھ ہوش بھی ہے۔ شیخ جی ماتری کا عقیدہ
اگر آپ مردود کہیں گے تو آپ کے حنفی المذہب کی بنیاد ہی کھوکھلی ہو کر رہیگی آپ ہیں کس خیال میں
ہم کب خواب میں رویت باری کے منکر ہیں یہ دلائل تو انھیں آپ بتائیے جو انکاری ہوں
جیسے آپ کے امام العقیدہ ماتریدی صاحب اگر بہادری ہو تو ایسی ہی ہو آپ نے فضول کاغذ سیاہ
کئے۔ شیخ جی سچ ہے کوّے شاہین کی بولی کو کیا خاک سمجھیں گے اگر کچھ غیرت ہے تو اپنا
انجام خود ہی سوچ لیں۔ شیخ جی صفحہ ۹۸ میں واذا قری القران کا ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب
لکھ کر ہمیں فہمائش کرتے ہیں کہ غور سے پڑھیں اور عمل کریں ۔
شیخ جی آپ نے ترجمہ شاہ صاحب کا لکھا تو وہ بالکل صحیح سولہ کے سولہ ہی آنے بلکہ کچھ زیادہ
شاہ صاحب کے ترجمے پر آپ بھی ذرا غور بھر سے کریں۔ شیخ جی شاہ صاحب کے الفاظ یہ "
اور خاموش رہا کرو تم امام کے ساتھ تلاوت نہ کیا کرو " آپ نے شاید کسی نشہ کے وقت ہی لکھے
ہونگے شیخ جی امام کیساتھ قرأت کرنے کو ہم بھی تو منع ہی کرتے ہیں چنانچہ صحیح مسلم میں ہے (لا
قرأۃ مع الامام۔ امام کے ساتھ قرأت نہیں کرنا چاہیئے۔ شیخ جی آپ کے مولانا ناظر حسن

ناظر حسن دیوبندی الفرقان صہ ۵۸ میں لکھتے ہیں آیت مذکورہ سورہ اعراف کی بالاتفاق مکہ میں نازل ہوئی ہے صہ ۵۹ میں لکھتے ہیں ہاں اتنی بات بیشک محقق اور مبرہن ہے کہ سورہ اعراف مکی ہے اور یہ آیت مکہ ہی میں نازل ہوئی جو شخص اس کا نزول مدینہ میں کرے وہ خیال باطل ہے اور دعویٰ مردود ہے نیز فرماتے ہیں ہم پوچھتے ہیں وہ کون سی احادیث مرفوعہ یا آثار مقبولہ ہیں جن سے یہ پتہ چلے کہ یہ آیت بعد افتراض صلوات خمسہ نازل ہوئی ہے اگر یہ ثابت ہو جاوے تو آیت مذکورہ کو ناسخ قرات مقتدی خواہ جہراً ہو یا سراً قرار دے سکتے ہیں۔ نیز لکھتے ہیں بعدیت تو ثابت نہیں ہے تو اس کا ناسخ ہونا بھی مطلقاً کیسے مسلم ہو سکتا ہے ۔

نیز لکھتے ہیں مگر جہانتک تلاش کیا گیا اس آیت کا نزول افتراض خمس کے بعد ثابت نہیں ہوا بلکہ اس سے قبل نازل ہونا قرائن و شواہد مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے تو پھر کیوں کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ آیت مقتدی کی سری قرات کے لئے بھی ناسخ ہے کیا مقدم نزول آیت کسی مؤخر الافتراض کیلئے ناسخ ہو سکتی ہے کوئی منصف فہمیدہ اس کو تسلیم نہیں کر سکتا ۔۔۔

شیخ جی آپ نے اپنے دیوبندی حنفی بھائی کی بھی سن لی ۔ شیخ جی آپ ہی شاہ صاحب کی تفسیر کے عبارت نقل فرماتے ہیں اور آپ ہی اوسکو نہیں سمجھتے ۔ شیخ جی شاہ صاحب نے یہ کب لکھا کہ امام کے پیچھے قرات نہ کیا کرو بلکہ شاہ صاحب تو فرماتے ہیں کہ تم امام کے ساتھ تلاوت نہ کیا کرو۔ شیخ جی پیچھے کے لفظ کے کیا معنی ہیں کیا آپ اردو بھی نہیں سمجھ سکتے یہ قساوت قلبی کا تو کہیں ثمرہ نہیں ؟ ۔ یا ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور ہی کا تو کہیں کرشمہ نہیں ؟ ۔۔۔۔

بھلا جو اردو ہی بھاشا کو نہ سمجھ سکتا ہو وہ اور چیز کو کیا سمجھے گا جسے اردو ہی کی سمجھ نہ ہو وہ یہ کہے کہ میں نے کافی وافی جواب دیا ہے یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ فما زاد اور لا تفعلوا میں تضاد ٹھہرا رہے ہیں ؛

شیخ جی آپ شاہین کی بولی کیا خاک سمجھیں گے شیخ جی حدیث فما زاد کی صحیح نہیں ہے بالاتفاق اور حدیث لا تفعلوا الا بام القرآن والی صحیح ہے تعارض کیلئے مساواۃ طرفین

لازم ہے قدرے اصول حنفیہ کے کتابوں کا مطالعہ بھر سے کریں فمازاد الوھدر یرۃ کی لقول آپکے مرفوع ہے اب ابوہریرہؓ کا فتوی سنو ملاحظہ ہو صحیح بخاری شریف یہ کہتے ہیں ان لم تزد علی ام القرآن اجزأت وان زدت فھو خیرٌ فما زاد والی روایت کے یہ خلاف ہے۔ شیخ جی حنفی مذہب کا مسئلہ اصولی آپ کو معلوم ہے کہ راوی اپنی مروی عنہ حدیث کے خلاف کرے تو وہ علامت نسخ ہے۔ آپ صاحبان جس لزوم کو سمجھے ہوئے تھے وہ ایسی چلتی ہوئی کہ مثل کان لم یکن ہو گئی۔ اب تو آپ کی سمجھ میں آگیا یا دہی کائیں۔ کائیں،

شیخ جی نے صـ۹۹ سے صـ۱۰۱ میں یہ ثابت کیا ہے کہ آیت فاقرؤا ماتیسر سے قرأت فی الصلوٰۃ مراد نہیں۔ بلکہ اس سے تہجد مراد ہے آپ یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اس آیت میں قرأت کے فرضیت وغیرہ سے کیا تعلق شیخ جی۔ اپنی کتابیں پہلے کھول کھول کر دیکھ لیتے پھر زبان کھولتے حنفی مذہب میں قرأت فرض ہے یا نہیں اگر فرض ہے تو کس دلیل سے۔ ہدایہ میں فرائض نماز کے ذکر میں ایک قرأت بھی نظر آتی ہے صاحب ہدایہ لکھتے ہیں والقرأۃ لقولہ فاقرؤا ماتیسر من القرآن۔ ابو بکر جصاص احکام القرآن صفحہ ۲۶۹ جز ۲ میں آپ ہی کو جواب دیتے ہیں غور سے سنئے ...

فان قیل انما المراد بقولہ تعالیٰ فاقرؤا ماتیسر من القرآن الصلوٰۃ نفسہا فلا دلالۃ فیہ علی وجوب القرأۃ فیھا قیل لہ ھذا غلط لان فیہ صرف الکلام عن حقیقتہ ومعناہ الی المجاز وھذا لا یجوز الا بدلالۃ اگر کوئی آپ جیسا اعتراض کرے کہ فاقرؤا ما تیسر من القرآن سے تو نماز تہجد ہی مراد ہے اس میں قرأت کے وجوب کا کہاں سے آگیا اوس کے جواب میں کہا جاویگا کہ یہ تمھارا کہنا غلط ہے بلکہ اسمیں تو اصل کلام کو حقیقت سے مجاز کی طرف پھیرنا ہے اور یہ بلا دلیل جائز نہیں شیخ جی اب بھی نور الانوار اور توضیح تلویح کی عبارت سمجھ میں آگئی یا نہیں۔ انھوں نے تو لکھ بھی دیا کہ یہی آیت اپنی عمومیت کے لحاظ سے

مقتدی کو شامل ہے اور دوسری بالخصوص نفی کرتی ہے اس تعارض کی بنا پر ہی تو انھوں نے تساقط کا حکم نافذ کیا آپ کے یہاں یہ آیت قابل احتجاج نہ رہی۔
اب شیخ جی اس آیت سے محبت تو آپ بے غیرت ہی ہو کر پکڑ سکتے ہیں انصاف سے خدا لگتی کہیئے شیخ جی نے صا۱۰ میں حضرت نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کے مسلک نقل کرنے پر اعتراض بے تکے کر دیا بس شیخ جی آپ کو فی لفسہ ستے ہی دھوکہ دیا ہوا ہے ہم اس کا تصفیہ آگے چلکر کر دینگے انشاءاللہ رکھیں۔ شیخ جی کی صا۱۰ میں اپنی کج فہمی پر رونے کے ہمراہ آوازہ کس رہے ہیں
ہم نے آپ کو صـ۲۹ میں یہ بتانا چاہا تھا کہ شیخ جی آپ صـ۱۶ میں عبادہ کی حدیث میں عمر بن۔ السحق کو مدلس لکھ رہے ہیں اور کلام ابن اسحق پر اس طرح جمایا کہ حدیث ہذا میں ابن اسحق نے اپنے استاذ مکحول سے عن کے ساتھ روایت کری ہے الخ ہم نے آپ کے ابن اسحق لکھنے کو محمد بن اسحق تھوڑی دیر کیلئے تسلیم کر لیا ہمیں لفظی بحث کرنی مقصود نہ تھی تاہم آپ کو بیدار کر دیا تھا کہ عمر بن اسحق کوئی راوی نہیں اور محمد بن اسحق کا عبادہ کی آپکی منقولہ حدیث میں ذکر ہی نہیں۔ مرے سے شیخ جی آپ کو غیرت اگر ہوتی تو کہیں سے بھی ایک چلو پانی حاصل کر لیتے اگرچہ طلب دودھ والی نہر کا خاتمہ ہو چکا تھا تو کیا اتنا بھی پانی آپکو نہیں مل سکتا تھا آپ نے کس منہ سے ہم پر اس جگہ قلم اٹھایا خداوندے بیحیائی کا منھ کالا کرے کیا کیا کرشمہ دکھاتی ہے۔
آپ کو چاہیئے تھا کہ اس حدیث میں عمر بن اسحق ثابت کر دیتے یا کم از کم آپ کی منقولہ حدیث میں محمد بن اسحق ہی کا وجود ثابت فرما دیتے۔ یہ تو ہوا نہیں۔ اس حیا سوز امر کا کچھ ٹھکانا ہے آپ کا منقولہ شعر سے بسوخت زاں حیراں کہ ایں چہ بوالعجبی کو پھر سے ورد زباں دیوبند کی طرف منہ کر کے کر لیں شیخ جی آپنے صـ۱۶ میں لکھا تھا تا وقتیکہ مروی عنہ سے سماع یا تحدیث ثابت نہ ہو آپ کو یاد ہے؟ ہم نے آپ کے مذہبی مستند کتاب سے محمد بن اسحق کا مکحول سے تحدیث کرنا اور حدیث کا موصول ہونا صـ۳۰ میں اچھی طرح واضح طور پر بیان کیا تھا کیا آپنے اسے قبول کیا؟ اگر نہیں تو آپ کا یہ لکھنا کیسا رہا۔ اگلی اشاعت میں ضرور واضح کیجئےگا یاد رکھیئےگا۔ شیخ جی صـ۱۰۳ میں ضم سورۃ یعنی فاتحہ کے

ہمراہ دوسری صورت کے ملانے کو واجب فرماتے ہیں۔ میں آپ سے کہونگا یہ محلّی شرح مؤطا میں حضرت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے صاحبزادے مولانا نورالحق لکھتے ہیں۔ قال الجمہور ان ضم السورۃ بعد
الفاتحہ سنۃ۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سورہ کا ملانا سنت ہے مراقی الفلاح وغیرہ کتب احناف
نے بھی سنن ہی میں ضم سورہ کو لکھا ہے گو دوسروں نے واجب بھی بتایا ہے مگر جمہور کے خلاف ہی ہے
پہلے ان لوگوں سے سرٹیفکٹ لیں۔ شیخ جی آپ ص ۱۰۳ میں امام محمد کی بات بے سوچے بے سمجھے
کیوں لکھتے ہیں۔ آپ یہ کہیئے کہ نصاب سے زائد ہونا لازم ضروری ہے۔ زکوٰۃ کے فرض ہونے
کے لئے یا نہیں یا صرف نصاب کو پہونچ جاتے ہی زکوٰۃ لازم ہو جاتی ہے؟ آپ نے قاعدہ کے یا تو
معنی ہی نہیں سمجھے جسکی بنا پر آپ کو مغالطہ ہو گیا ہے۔
کیا شیخ جی جس کے پاس دو سو سے زیادہ ہو تو وہ زیادہ کی زکوٰۃ ادا کرے یعنی دو سو کی نہیں صرف
زیادہ ہی کی ادا کرے کیا یہ آپ کا مطلب ہے علیحدہ علیحدہ بیان کا فائدہ کیا؟ یا یہ مطلب ہے کہ
دو سو پر جب زیادہ ہوگا تب ہی زکوٰۃ واجب ہوگی؟ آپ نے سچ کہا خداوند کریم عقل سلیم عطا
کرے اور بغض و تعصب کا خاتمہ کرے۔ شیخ جی ہم بھی تو یہی کہتے ہیں جو آپ کہنا چاہتے ہیں لیعنی
سورہ فاتحہ پڑھیگا تو اس کی نماز بھی ہو جاویگی اور اگر کوئی زیادہ اس سے پڑھیگا اس کی
بھی نماز ہو جاویگی۔ مگر سورہ فاتحہ تو خاص ایک نصاب ہے زیادہ نصاب نہیں کہلائیگا یہی ابو ہریرہؓ
کا مقصد ہے۔ شیخ جی ص ۱۰۱ ہمارے اس لکھنے پر برہم ہو رہے ہیں ہم نے لکھا تھا کہ ۳ کی حدیث
میں صریح مقتدیوں کا ذکر ہے ۲ میں تو مقتدیوں کا نام ہی نہیں آپ لکھتے ہیں، ذرا خوف
خدا کرو ۲ و ۳ کسی میں بھی مقتدی یا منفرد کا کوئی ذکر یا حوالہ نہیں پھر آپ فرماتے ہیں آپ کو
خدا کے سامنے جواب دینا ہوگا شیخ جی آپ اپنی کتاب کے ص ۱۰۱ میں ۲ و ۳ کو اچھی طرح ڈبل باد
کا چشمہ لگا کر ملاحظہ فرماتے تو یہ نوبت نہ آتی آپ کسی طالب علم کو پہلے دکھلا دیں یا ان کا ترجمہ ہی کسی
منصف کے سامنے رکھ دیتے وہ آپ کو اچھی طرح سمجھا دیتے دوسری میں کسی کا ذکر نہیں بلکہ
بے قید بیان ہے ۳ میں خلفی کا لفظ ہے اب تو آنکھ پھاڑ کر دیکھ لو آپ نے ترجمہ کیا ہے تم میرے

پیچھے پڑھا کرتے ہو ؛ شیخ جی طوطے کی طرح رٹ گئے زلیخاں پڑھ ڈالی مگر تاہنوز یہ پتہ نہیں لگا کہ وہ آخر کیا تھی مرد یا عورت۔ شیخ جی صفحہ ۱۲ میں میرے ہدایہ کا حوالہ یعنی السامع فی نفسہ کے معنی یعنی بلسانہ خفیا پر لکھتے ہیں۔ مولانا اگر تعصب کو دور کرکے آپ غور کریں تو بالکل صاف تشریح ہے یعنی دل میں پڑھنیکا جہاں حکم دیا ہے وہاں نفسک فرمایا اور زبان سے آہستہ پڑھنیکا۔ جہاں حکم دیا ہے وہاں لفظ لسان کا کلمہ ہے دیکھو ای یعنی بلسانہ خفیا حضرات ! شیخ جی کی اس جہالت کا کیا علاج ہو شیخ جی قدرے ہوش سنبھال کر باتیں کر دا تنے ہی میں حواس بگڑ گئے یعنی السامع فی نفسہ یہ ہدایہ کی عبارت ہے اس کا ترجمہ اس کی تفسیر اس کی شرح کفایہ والے نے اپنی شرح میں یوں بیان کیا کہ دل میں درود پڑھنیکا مطلب یہ ہے اپنی زبان سے آہستہ آہستہ پڑھ لے ابن الہمام نے فتح القدیر میں امام ابویوسف کا ہی مذہب نقل فرمایا ہے۔ شیخ جی کہیں بھنگ یا گانجے کی نشے میں تو نہیں تھے پڑھنے اور تصور کرنے میں آخر کچھ فرق ہے یا نہیں ایک تو دل ہی دل میں سوچا خیال کیا اور ایک دل میں آہستہ سے کہا کیا یہ دونوں ایک ہیں! شیخ جی حائضہ عورت کو قرآن پڑھنا حرام ہے آپ کے مذہب میں آپ یہ فرمایئے کہ قرآن میں سے کسی آیت پر دل میں تدبر کرنا بھی منع ہے یا نہیں آہستہ آہستہ خفیہ پوشیدہ طرز سے پڑھنے اور دل میں تدبر کرنے میں کیا فرق ہے۔

شیخ جی تدبر تصور اور چیز ہے اور قرات خفیہ آہستہ کچھ اور چیز ہے دونوں کا حکم جدا جدا ہے تصور جسے حدیث النفس یا خیال یا وسوسہ کہتے ہیں اس پر شرعی بالاتفاق مواخذہ نہیں مگر آپ دھیمی خفیہ آواز سے یا چپکے سے کچھ برا کلمہ زبان سے نکالیں گے تو شرعاً برابر مواخذہ دار ہونگے پھر سمجھ لیجئے کہ برے دلمیں خیال آنے سے یا دل میں غور اور فکر اور تدبر سے شرعاً جرم نہیں ما لم تتکلم به اللسان سے آہستہ بھی کچھ بولیں گے تو قطعاً آپ عند اللہ مجرم ٹھہرینگے۔ شیخ جی حدیث میں صرف تصور دل کا ذکر نہیں اور نہ ہی آیت میں ذکر کے تصور کا بیان ہے ذکر ہونا یہ فعل قلب ہے ذکر قلب میں کرنا یہ متعدی ہے۔ قرات کا ایک تصور کرنا ہوتا ہے اور ایک آہستہ

زبان سے قرأت یا دعا وغیرہ کا ادا کرنا ان میں زمین آسمان کا فرق ہے بیچارے کفایہ والے العیلی السامع کا ترجمہ یعنی بلسانہ خفیا کا کیا تو آپ دو حکم سمجھ بیٹھے کیا اسی برتے پر ہمہ دانی کا راگ الاپنے اور رسالہ لکھنے کا شوق دامن گیر ہوا۔

شیخ جی اسی وجہ سے تو میں نے آپ کو لکھا تھا کہ اس میدان کو اس کے شہسواروں کیلئے ہی آپ چھوڑ دیں آپ اس کے اہل نہیں بخدا آپ جواب دینے کے قابل نہیں صرف اس خیال سے پیدا پوز کر رہا ہوں کہ آپ کے دل میں خناس ایسا وسوسہ نہ ڈالے کہ اُن لوگوں سے جواب نہیں دیا گیا کل پرسوں کی بات ہے اس لکھنے کے زمانہ میں آپ کا کارڈ آتا ہے کہ چار ماہ ہو گئے ابھی جواب نہیں بن سکا۔ کتاب کو ہمیں ملے کوئی دو چار دن بھی تو نہیں ہوئے تھے یہ ہے آپ کی شیخی کی باتیں ۔ ہمارے امام بخاری رح کے پاس لوگ سو حدیثیں الٹ پلٹ کر جواب کے خواہاں ہوئے پہلے تو صاف جواب سے انکار کر دیا پھر دیکھا کہ یہ لوگ کچھ اور ہی سمجھیں گے تو آپنے ایک ایک کو بلاکر جواب دیا پھر کہا اب آپ تشریف لے جائیے ۔

شیخ جی ہم بھی اسی امر کو مدنظر رکھتے ہوئے قلم چلا رہے ہیں ورنہ آپ جیسوں کے منہ لگنا ہی اچھا نہیں اگر کسی اہل علم سے بات چیت ہو تو اس میں کچھ لطف بھی حاصل ہو خیر۔ شیخ جی میں، صفحہ میں امام بیہقی سے واضح کر چکا تھا کہ دل میں قرأت فی نفسہ کو بلا حرف ادا کئے کہنا تمام عربوں کے اجماع کے خلاف ہے اس کو قرأت ہرگز نہیں کہا کرتے میں نے تفسیروں کے بھی حوالے دیئے تھے مگر مجھے کون دہی بڑھیا کے لڑکے کی طرح آپ کچھ کہتے رہیے یہاں تو لاتسلم ہی کا ایک سبق رٹا ہوا ہے آج میں آپ کو آپکے مستند علماء کے حوالے دیتا ہوں ان کو بغور سے دیکھیں چشمہ ضرور اگر آنکھیں کام نہ دیں تو چڑھائیں صاف شفاف ہو نگین نہ ہو مؤطا روامام مالک میں ابوہریرہ کی روایت اقرأ بہا فی نفسک یا فارسی کا حضرت حکیم الامت مولٰنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب مصفّیٰ شرح فارسی مؤطا ص۱۰۱ ج۱ میں یوں ترجمہ فرماتے ہیں،، بعد ازاں گفت بخواں آں را در نفس خود ای فارسی یعنی آہستہ بخواں تا غیر تو آں را نشنود

شیخ جی اب تو سمجھ گئے کچھ غیرت انسانی کو پاس پھٹکنے دو عقل سے کام لیجے اٹھ لیکر
شہ ودٹرو حضرت شاہ صاحب نے اس حدیث کا کیا ترجمہ فرمایا ایمانداری سے کہیے
اب سنیے آپ کے دیوبند کے مشہور عالم مولوی انور شاہ کیا کہتے ہیں ان کی بھی آپ سنیں گے
یا اپنے ہی سر لگاتے پھرینگے ان کی کتاب عرف الشذی علی الترمذی ۱۵۲ و اما ما قالہ
المدارسون من ان المراد بالقراۃ فی نفسہ التدبر والتفکر فلا یوافقہ اللغۃ فانہ لم
یثبت معنی التفکر للقراۃ فی النفس -
فرماتے ہیں یہ جو ہمارے مدرسین فرمایا کرتے ہیں کہ اقرأ بھا فی نفسک کے معنی تدبر اور
غور کرنے کے ہیں لغت تو اسکی موافقت نہیں کرتی اس لئے کہ قرأت فی النفس کے معنی تفکر
کے ثابت ہی نہیں شیخ جی اپنی ہدایہ ص۵ ج ۱ کو اوٹھا کر دیکھو اس میں ہے لان القرأۃ فعل
اللسان شیخ جی آپ اچھے پوت حنفی مذہب کے نکلے کہ ہدایہ تو کہے قرأۃ زبان کا فعل ہے
آپ دل کا فعل بنائیں .... ببیں تفاوت رہ از کجا تا بکجا ۔
شیخ جی سجدہ تلاوت تو آیت کے تلاوت یا پڑھنے پر لازم آتا ہے بات صحیح ہے ؟ اگر کوئی
آیت سجدہ کو دیکھے اور تدبر کرے تو اس پر سجدہ آئیگا یا نہیں - نہیں تو کیوں اور اگر آتا ہے
تو کیوں کچھ سوچئے خداوند آپ کو سمجھ دے تعاقد ما فی نفسی وغیرہ کو بھول جائیں وہاں علم ہے
قرأت نہیں آئندہ کیلئے احتیاط رکھیں ص۵ میں شیخ جی نے خفا ہو کر مولانا عبد الحی لکھنوی پر
بھی ہاتھ صاف کیا لیجئے صاحب مولانا لکھنوی اگر پہلے ہماری پارٹی کے تھے تو حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب کو آپ کیا سمجھتے ہیں ان کا قدم جمنے دینگے یا انھیں بھی ہماری ہی طرف ڈھکیل دینگے
حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ قدیم مصر ص ج ۱ میں لکھتے ہیں وان کان ماموما وجب علیہ الانصات
والاستماع فان جہر الامام لم یقرأ الا عند الاسکات وان خافت فلہ الخیرۃ فان
قرأ فلیقرأ الفاتحۃ قراءۃ لا یشوش علی الامام وھذا اولی الاقوال عندی وبہ یجمع
بین احادیث الباب - شیخ جی اب تو اپنی پگڑی اچھی طرح سنبھال لیجئے شاہ صاحب پر

اب کچھ فتویٰ لگائیے آپ مولانا عبدالحی کے کلام کو ان کی امام الکلام اور تعلیق الممجد اور سعایہ
شرح شرح وقایہ میں قدرے دیکھیں اور پھر جو کچھ کہنا ہو کہتے رہیں مثل ہے چوہے کو ہلدی کی
گرہ مل گئی پنساری بن گئے۔ ان باتوں کو لکھتے ہوئے آپ کو کوئی شرم تو نہیں حائل ہو گی حضرت
مولانا شاہ عبدالعزیز رح سے ایک سوال کیا گیا کہ مقتدی کو سورہ فاتحہ بہ لحاظ آیت واذا قری القرآن
الایہ کیا حکم ہوگا امام صاحب کے قول موجب معلوم ہوتا ہے کہ منع ہے اور امام شافعی کے نزدیک
بغیر پڑھے نماز جائز نہیں کیا کرنا چاہیئے اور کس کے فتویٰ پر عمل بہتر ہے جواب میں فرماتے ہیں
سورہ فاتحہ کا مقتدی کو پڑھنا امام ابوحنیفہ کے نزدیک منع ہے اور امام محمد کے نزدیک امام کے آہستہ پڑھنے
میں جائز بلکہ اولیٰ ہے اور امام شافعی کے نزدیک بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز جائز نہیں اور نزدیک فقیر کے
بھی قول امام شافعی کا ترجیح رکھتا ہے۔ چراکہ بملاحظہ حدیث صحیح لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب بطلان نماز
ثابت می شود اور امام صاحب کا قول بھی جگہ جگہ آیا ہوا ہے کہ جائیکہ حدیث صحیح وارد شود و قول من
خلاف افتد قول مارا ترک باید نمود و عمل بر حدیث باید کرد و حال آیت کریمہ واذا قری القرآن
این است کہ ہر گاہ امام سورہ دیگر ختم کند مقتدیان خاموش گردیدہ سماعت کنند برائے سورہ فاتحہ
کہ ام الکتاب است مستثنیٰ است از مفہوم بعض احادیث صحیحہ و علماء محققین و محدثین و مفسرین دریں
باب بسیار گفتگو کردہ اند منقح بریں معنی گردید کہ سورہ فاتحہ در پس امام خواند بایں طور ہر گاہ امام
لفظ الحمد بخواند مقتدی بشنود و بگوید الحمد تا آخر سورہ ہمیں با خفا ختم کردہ باشد پھر فرماتے ہیں
والحال شان نزول موافق بیان در تحقیقات الشیخ الاکمل الشاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی دریافت
باید کرد کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم در مسجد مدینہ نماز ادا می فرمودند و ہر سورہ را کہ پیغمبر خدا صلعم
بجہر ختم می فرمودند مقتدیان آں را بخفی می خواندند ہر گاہ تا الحمد تمام نمود شروع سبح اسم ربک
الاعلیٰ الذی الخ فرمودند قرا اذا الامام قرا ہا اثر ازاں جا صاف ثابت شد کہ آیت مذکور
برائے ممانعت سورہ دیگر وارد گردیدہ نہ برائے سورہ فاتحہ و ہمہ صحابہ بہ تبعیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سورہ فاتحہ ہمیشہ ادا می فرمود بہ نمونہ مولانا شاہ محمد اسحٰق کے زمانہ حیات میں گذر گئے ہیں

کلکتہ میں سنہ ۱۲۵۶ھ میں طبع ہوا تھا یہ فتویٰ مولانا محمد یعقوب صاحب دیوبندی کے مجموعہ قلمی میں انھوں نے اپنے والد مولانا مملوک علی سے حاصل کر کے لکھ لیا تھا انھوں نے مولانا عبد الحیٰ صاحب دہلوی صاحب صراط مستقیم بڈھانوی سے حاصل کیا تھا شیخ جی انھیں بھی کچھ کہیئے یہ فتوی تو آپ کے پورے رسالہ کافی الحقیقت یہ صحیح جواب ہے شیخ جی ص۸ میں لکھتے ہیں کہ آپ نے سلطان المحدثین کی کتاب کو ترک کر کے طحاوی کا سہارا لیا آپ لکھتے جواب میں طحاوی کا قول پیش کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے نزدیک حضرت امام بخاریؒ کا قول ضعیف ہے شیخ جی آپ کی اس سمجھ پر کیا کہا جاوے آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف طحاوی ہی میں ہے اس خیال کو نکال دیجئے اگر آپ کو سلطان المحدثین پر اعتقاد سچے دل سے ہے تو بیجئے ان کی کتاب جزء القرأۃ ص۸ اور کتاب القرأۃ امام بیہقی ص۱۴۲ دیکھیے یہی روایت انہی لفظوں سے ہے اور فرمائیں تو دوسرے حوالے پیش کروں شیخ جی آپ کو معلوم ہے کہ بیمار اپنے ہی دل بھاتے کو پسند کیا کرتا ہے جنس با جنس پرواز یہ اصول ہے کہ فریق مخالف کو انہیں کے مسلّما سے جواب دینا آپکو تو حدیثیں صحیح بخاری کی بتائی جاویں ہرگز ہرگز آپ کو ان پر اعتماد نہ ہوگا ایک ادنیٰ مذہبی کتاب کی عبارت ساتھ کر دی جاوے تو گردن خم ہے آپ لوگ فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر خم کرنے والے نہیں حکیم وہ جو نبض شناسی کے بعد دوا دے اور وہ بھی ناگوار نہ ہو زود ہضم ہو ثقیل نہ واقع ہو۔

شیخ جی میں اگر امام بخاری کی کتاب سے آپ کو بتاتا تو آپ انکار ہی کر دیتے آپ میری وجہ سے اس انکار کے جرم میں مبتلا نہ ہوتے تو میں ہی گویا آپ کے انکار کرانے کا موجب ہوتا بہتر معلوم ہوا کہ شیخ جی انکار تو ضرور کر ہی دینگے لہٰذا وہ چیز ہی کیوں نہ پیش کی جاوے جو انھیں بد ہضمی ہی نہ پیدا ہونے دے شیخ جی اب تو ہمارا آپ عندیہ سمجھ گئے ہیں ہاں شیخ جی آپ بار بار نصف تولہ سونے کی زکوٰۃ کو کیوں اچھالتے پھرتے ہیں اس جگہ ص۸ میں بھی اسی کو دوہرا رہے ہیں شیخ جی یہ تو بالآخر نصف تولہ سمجھنے میں

زکوٰۃ کا حکم ہی لگاتے ہیں کہ جس سے انسان اپنا پلہ پاک کرے آپ کے یہاں تو زکوٰۃ
حیلہ سے ساقط کرنا حلال ہے زکوٰۃ کا بوجھ آنے ہی نہ دیں اور بلا ڈکار سے ہضم کرنے میں
آپ ہی ایمانداری سے فرمائیے کہ یہ حیلہ ساز اچھے یا جو خدا کا مال ہضم نہ ہونے دے وہ
اچھے ؟ پیچھے اپنی عالمگیری کی بغل گیری کریں
اور صفحہ ۱۲۴ ج ۷ میں دیکھیں رجل لہ مائتا درھم اراد ان لا تلزمہ الزکوٰۃ
فالحیلۃ لہ ان یتصدق بدرھم قبل تمام الحول بیوم حتی یکون النصاب ناقصا فی آخر
الحول او یھب تلک الدراھم لابنہ الصغیر قبل تمام الحول بیوم او یھب الدراھم
کلھا لابنہ الصغیر او لیصرف الدراھم علی اولادہ فلا تجب الزکوٰۃ - یعنی کسی آدمی کے
کے پاس دو سو درہم ہیں وہ چاہتا ہے کہ مجھ پر زکوٰۃ دینا لازم نہ آوے تو وہ اس
طرح حیلہ کرے کہ سال کے ختم سے ایک روز پہلے ایک درہم صدقہ کردے تاکہ نصاب کم
ہوجاوے یا اوس درہم کو اپنے چھوٹے لڑکے کو بخشدے سال سے پہلے یا تمام درہم بخشدے
اوسے - یا اپنی اولاد پر ایک درہم خرچ کردے بس زکوٰۃ اب واجب نہیں ہوگی فتاویٰ
سراجیہ میں لکھا ہے کہ سال ختم سے ایسے آدمی کو بخشدے کہ جس پر واپس کرنے کا بھی اوسے
پورا بھروسہ ہو - اوسے دیکر پھر اوس سے واپس بخشوالے - مطالب المومنین میں فتاویٰ -
نوازل سے لکھا ہے اس حیلہ میں اجر بھی ہے - شیخ جی کہوں اب بھی وہی گیت گائے پھرد گے
اگر کچھ حیا کا مادہ ہے تو آئندہ کیلیے اس جماعت کی طرف ترچھی نظر ہرگز نہ کریں ورنہ آپ کے مذہب کا
بال بال فاش کردیا جائیگا - ہم آپ کے مذہب کی رگ رگ سے واقف ہیں - شیخ جی میں نے
موزوں جواب دیا ہے مگر چونکہ آپ سے اپنے امام طحاوی کا بوجھ اوٹھایا نہیں گیا کہیں یا صفحہ ۱۰۹
میں کنہ اپنی حسب عادت سوقیانہ کلام کیا - شیخ جی آپ کو تو تعارض کی آگ لگی ہوئی ہے اسکا
فیصلہ تو ہم پہلے کر چکے ہیں - شیخ جی صفحہ ۱۰۹ میں صحیح بخاری کی حدیث انما جعل الامام لیؤتم
بہ کو نقل کرکے فرماتے ہیں اللہ کے نبی نے کہا امام کی مخالفت نہ کرو - شیخ جی ہمارا ایمان ہے

شیخ جی یہ تو فرمائیے کہ یہ خلاف جہری ہی میں ہوگا یا سری میں بھی شاہ ولی اللہ صاحب کی تو آپ سن ہی چکے ہاں پر اب انس حدیث کی رو سے کیا حکم لگاتے ہو اب ابنی حلبی کبیر مع غنیہ لاحظہ ہو صفحہ ۲۹ والمسبوق یاتی بالثناء اذا ادرک الامام حالة المخافتة لنحو اذا قام الی قضاء ماسبق بہ یاتی بہ ایضا کذا ذکرہ فی الملتقط نیز لکھا ہے وا ذا ادرک الامام وھو یجھر بالقراۃ وفیہ قال بعضھم یاتی عند سکتات الامام حال کون الثناء کلمة کلمة او کلمتین کلمتین بحسب مایمکنہ لانہ امکنہ الاتیان بالسنة مع مراعاة مقتضی الامر وروی عن الفقیہ ابی جعفر الھندوانی انہ قال اذا ادرک الامام فی الفاتحة یثنی بالاتفاق صفحہ ۲۹ میں ہے وان ادرک الامام فی الراکوع .... لواتی ای بالثناء یدرک الامام فی شئ من الرکوع یاتی بہ قائما لنحو یرکع ... وکذا الحکم اذا ادرک الامام فی السجدة الاولی وان غلب علی ظنہ انہ لواثنی یدرکہ فی شئ منھا یثنی اسیطرح فتوی تاتارخانی میں بھی ہے امام ابو یوسف کہتے ہیں یثنی المسبوق....

شیخ جی اب تو فرمائیے امام کا آپ کا مشن خلاف نہیں کرتا۔ خودرا نصیحت دیگرے را نصیحت یہ ثنا تو ایک ایک کلمہ کر کے پڑھ سکتے ہیں جو ایک مسنون چیز ہے۔ اور جو واجب اور رکن ہو اوسے پڑھنے میں آنا کانی۔ کیا اسی کا نام دیانت یا ایمانداری اور انصاف ہے خوب سوچ کر فرمائیے آپ کے یہاں تو ان سکتات میں پڑھنے کی کوئی نص نبوی بھی خدا نے چاہا تو نہ ہوگی اور سورہ فاتحہ کیلئے تو نص نبوی بھی موجود ہے۔

مستدرک حاکم کتاب القرأت امام بیہقی وغیرہ میں دیکھ سکتے ہیں ہم نے بھی تو لکھ دیا ہے اور یہ ثنا کیسی ہوئی کیا دو آمین ہی آپ کو کھٹک گئی اپنی آنکھوں کا شہتیر دانستہ نظر نہیں آیا کرتا شیخ جی صفحہ ۱۰ میں لکھتے ہیں حضرت علی سے دو سورت ثابت ہیں۔ مگر آپ کے متعدمین صرف ایک سورہ فاتحہ کا حکم کرتے ہیں۔

شیخ جی آپ یہ بتائیے کہ حضرت علی اقتدا کی حالت میں یہ کام کرتے تھے یا انفراداً اور

امام کی حالت میں آپ نے واضح نہیں کیا اگر حالت انتظا میں ایسا کرتے تھے تو شیخ جی آپکی عقل کہاں گئی آپ کے ہی مذہب کے سب سے پہلے خلاف ہے آپ لوگ خلفاء کے فعل کے مخالف ہی ٹھہرے۔ ایمان سے کہیئے بات صحیح ہے یا غلط یہ الزام آپ کیا اپنی جہالت کی بنا پر دے رہے ہیں؟

وہ کون سانشہ تھا کہ جسکی وجہ سے آپ کے شہ رگ کے کٹنے کی بھی خبر نہیں ہوئی آپ کو شیخ جی صلا میں لکھتے ہیں امام رکوع میں گیا اور وہ مسبوق اہلحدیث بکیس اپنی لقا یا فاتحہ پڑھتا رہتا ہے۔۔

شیخ جی آپ نے ابھی دیکھا ہوگا کہ امام تو بیچارہ رکوع میں چلا گیا مگر مسبوق حنفی بیچارہ اپنی ثنا ہی کے پڑھنے میں پڑا ہوا ہے آپ نے اس کا علاج بھی سوچا؟ شیخ جی اسی صفحہ میں رکوع کی روایت سے سورہ فاتحہ کی فرضیت کے روٹھ جانے کا الزام عائد کرتے ہیں۔۔ مگر شیخ جی کو یہ خبر نہیں کہ قیام فرض تھا مگر رکوع مل گیا تو آپ کے یہاں نماز ہو گئی کہیئے کہ قیام اب فرض نہیں تب میں آپکی بہادری دیکھوں۔ شیخ جی قیام کے فرض میں تو کسی کو انکار نہیں آپ کس منہ سے اعتراض کرتے ہیں۔ اگر کوئی سورہ فاتحہ کے فرض والا لب کشائی کریگا تو ہم بفضلہ تعالیٰ اسوقت لقید حیات ہوئے تو نمٹ لیں گے۔ یہ آپ کو فکر کیوں لاحق ہوئی مثل ہے قاضی جی کیوں دبلے کہنے لگے شہر کی فکر۔ شیخ جی آپ اپنی فکر کیجئے دھن رہے دھنیا اپنا دھن۔ شیخ جی صلا میں لکھتے ہیں یہ تو صرف آپ ہی ہیں جو جنت کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ شیخ جی نہ یہ ہمارا دعویٰ ہے اور نہ ہی ہماری جماعت یہ دعویٰ کرتی ہے اصل پوچھو تو یہ آپ ہی کے لوگوں نے دعویٰ کیا ہے آپ ٹھنڈے دل سے ملا علی قاری کی شرح مسند امام ابوحنیفہ صـ۱۸۲ چشمہ ہٹا کر اگر وہ دھندلا ہو گیا ہو تو۔ دیکھیں اوس میں جس حدیث میں صف امتی من ذلك ثمانون صفا لکھا ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے فیکونون ثلثی اہل الجنۃ دار جو ان ثلثی ھذہ الامۃ فی الجنۃ جماعۃ الحنفیۃ لکثرتھم۔ سن لیا آپنے اپنے گھر کی بھی۔

خبر نہیں - پھر حنفیہ بھی دو فریق دیوبندی اور بریلوی فرمائیے وہ بھی جنت کے جانیوالے ہیں یا صرف آپ ہی آیا وہ جماعت حنفیہ میں ہیں یا نہیں ؟ آپ آپ ان میں فیصلہ کر سکتے ہیں بتائیں جنتی وہ یا آپ یہ ہے آپ لوگوں کی دو رنگیاں -
شیخ جی ص۱۱ میں مجھ سے خدا کو حاضر و ناظر جان کر اور مرشد کی تعلیم کو پیش نظر رکھکر دریافت کرتے ہیں کہ آپ کو خلف الامام صرف ایک سورت پڑھنے کا حکم دیا ہے یا فاتحہ کے علاوہ دوسری سورت بھی پڑھنے کا حکم دیا ہے پھر فرماتے ہیں فیصلہ یہاں ہو جاویگا - میں سمجھتا تھا کہ شیخ جی کچھ علمی لیاقت کے حامل ہونگے راز کھل گیا - شیخ جی اہلحدیثوں کا مسلک ہی آپکو ابھی تک معلوم نہیں اہلحدیث جہری نماز میں سورہ فاتحہ کے علاوہ دوسری سورتوں سے منع کرتے ہیں سری میں تو نہیں منع کرتے آپ پہلے اہلحدیثوں کا باحوالہ مسلک دیکھئے پھر اعتراض کرنے بیٹھ جاتے - شیخ جی آپ نے حدیثوں ہی کو نہیں دیکھا بلکہ تعصب ہی کی نظر سے دیکھا ہے آپ اپنا ہوش سنبھال لیں اہلحدیث صرف سورتوں کو جہری ہی میں پڑھنے سے منع کرتے ہیں سری میں نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے کہ امام زور سے پڑھتا ہو اس حال میں سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھو سنن ابی داؤد و سنن نسائی و جزء القراۃ امام بخاری وغیرہ میں صحیح سندوں سے آچکا ہے ہم بارہا لکھ چکے ہیں علاوہ سورہ فاتحہ کے نفی صرف جہری نماز سے حضور نے فرمائی ہے سری سے نہیں کیا آپ کے پاس کوئی ارشاد نبوی ہے کہ سری میں آیتیں نہ پڑھنا ورنہ شیخ جی بس اپنی قلعی مجھ سے نہ کھلواؤ تھی بند ہی اچھی ہے -
شیخ جی سری نماز میں تو آپ کے امام صاحب سے بھی ثبوت ہے شافعی سے تو تھا ہی لیجئے آپ کے مولانا عبدالحی لکھنوی کی امام الکلام ص۱۳ اور ص۳۲ ملاحظہ فرمائیں وعن ابی حنیفہ انہ لا باس بان یقرا الفاتحہ فی الظہر والعصر وبما شاء من القرآن -
شیخ جی آپ کسی کے مسلک کو بے سمجھے ہرگز اعتراض اپنی کج فہمی کی بنا پر کرنے نہ بیٹھ جایا کریں حضرت عبداللہ بن مغفل تو پڑھتے ہی تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تو حکم کیا کرتے تھے

کہ ظہر وعصر میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھا کرو دیکھو دارقطنی اور قرأت خلف الامام بیہقی اور امام بخاریؒ کی جزء القرأت میں بھی ہے مل سکے تو دریافت کرلیں کمال یہ کہ صحیح سند سے وارد ہے کیا آپ خلیفہ راشد کے حکم کو نہیں مانتے اگر کچھ غیرت ہے تو کم از کم سری نمازمیں تو سورہ فاتحہ اور دوسری سورت کو پڑھنا شروع کردیں۔ اگر آپ کو اپنے امام کی لاج ہے تو شیخ جی ص۱۱۱ میں حضرت ابن مسعود کے پڑھنے پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا پڑھتے تھے ثنا پڑھتے تھے یا رکوع کی تسبیح ۔ شیخ جی میں آپ سے کیا عرض کروں آپکی سمجھ پر نہ معلوم کس امام کا سایہ پڑا ہوا ہے آپ ضرور جاکر اپنا آسیب نکلوالیں ۔ خیر صاحب سن لیں کتاب القرأت امام بیہقی ص۹۲ عنہ انہ قرأ فی العصر خلف الامام فی الرکعتین الاولیین بام القرآن وسورۃ ۔ شیخ جی صاحب اب تو تسلی ہوگئی اب تو آپ ضرور ہی اپنے ابن مسعو کے فعل کو اپنا معمول بنا ہی لینگے اسلئے کہ یہ تو حنفی مذہب کے جڑ ہیں مگر غیرت کی ضرورت ہے آئندہ سے فضول بکواس نہ کریں خیال رہے شیخ جی ص۱۱۱ میں نہ معلوم حدیث جابر کیوں میری طرف نسبت کرکے دہرائے ہیں جس کا تفصیلی جواب ہم اپنی کتاب کے ص۵۸ میں برابر دے چکے ہیں ۔ شیخ جی کی سمجھ کیسی موٹی ہے کہ بات ہی نہیں سمجھتے ۔ نہیں پھر سن لیں شیخ جی آپ کی کتابوں کا یہ مسئلہ ہے کہ راوی اپنی حدیث کا خلاف کرے تو وہ حدیث قابل حجت نہیں حضرت جابرؓ اپنی اس روایت کے خلاف عمل کرتے تھے اور فتویٰ بھی دیتے تھے لہٰذا آپ کی یہ بیان کی ہوئی روایت حجت نہیں ہوسکتی شیخ جی آپ کو اس روایت کو دوبارہ لکھتے غیرت نہیں طاری ہوئی ص۱۱۳ میں آپ لکھتے ہیں ہرگز قیام ترک نہیں کراتے پھر رکوع میں ملنے والے کی نماز کیسے بلا قیام آپ کے یہاں ہوجاتی ہے ۔ آپ کہتے ہیں اوسے ہم بھی کرتے ہیں یا بے سمجھے گھوکر یا کرتے ہیں شیخ جی ص۱۱۴ میں فرماتے ہیں حدیث حضرت ابوہریرہ خلف الامام قرأت فاتحہ کی ممانعت کرتی ہے شیخ جی اپنے کچھ نشیلی چیز کا استعمال کیا ہوا ہے اگر نہیں تو ۔

تمھیں تمھارے امام کا واسطہ اس میں سورہ فاتحہ کا نام بتادو ورنہ جلو بحر بانی لیلو آپ کے حنفی مولوی عبدالحی لکھنوی امام الکلام صفحہ ۱۵۴ میں صاف لکھ رہے ہیں گو بظاہر مطلق بانصات دلالت کرتی ہے لکن النظر الدقیق یحکم بانہ یمنع مع القراءۃ مع الامام فی الجھریۃ الخ لیکن باریک بینی سے دیکھا جاوے تو یہ حدیث امام کے ہمراہ جہری ہی میں پڑھنے کو منع کرتی ہے جب سے سماع اور تدبر میں خلل آوے اثنائے سکتات میں سکوت واستماع کے وجوب پر ہرگز دلالت نہیں کرتی۔ شیخ جی اب بھی کچھ شرم آئیگی یا نہیں کیا ابوہریرہ کی وہ حدیث جسمیں ان کے شاگردان سے دریافت کرتے ہیں کہ میں اگر امام کے پیچھے ہوں تو کیا کروں جس کا جواب انھوں نے دیا کہ تو آہستہ آہستہ پڑھیو فی نفسہ کی جسکی آپ رٹ لگائی ہوئی ہے وہ صحیح مسلم کی روایت ہے اور یہ ابوہریرہ کا فتوی ہے اور آپ واذا قرأ فانصتوا کا راگ الاپ رہے ہیں وہ انکی روایت ہے اور آپ کے یہاں راوی اپنی روایت کے خلاف کرے تو وہ حدیث منسوخ۔ اب آپکے سمجھ میں آیا یاد ہی بڑھیا کے بچے کی طرح لاالسلم ہی رٹا ہوا ہے میں بار بار لکھ چکا ہوں مگر کچھ حیا بھی تو چاہیئے۔ صفحہ ۱۱۳ میں شیخ جی پھر وہی بے سمجھی کی بات کر رہے ہیں میں نے تو آپ کے امام طحطاوی کی عبارت لکھی تھی اس میں لکھا ہے حیث یجب الاستماع والانصات زمن القراءۃ لا بعد ھلو جوب استماع اور انصات قراءت کرنے کے زمانہ میں ہے بعد میں نہیں۔ اگر آپ کے سمجھ میں ان کی عبارت نہیں آئی تھی تو کسی اپنے عالم سے یا اپنے امام کی دہائی اور وسیلہ سے سمجھنے کی سعی کرتے۔ اپنا بے علمی کا سوال طحطاوی سے کریں اور ان سے ہی جواب لیں اگر غیرت ہے تو آپ کو چاہیئے کہ اپنی منیۃ المصلی کی عبارت جسے ہم اوپر لکھ آئے ہیں دیکھ کر اور سمجھ کر پھر او سکے سمجھنے کی کوشش کریں۔ شیخ جی لعدیث کیلئے بڑی وسعت ہے ختم کے بعد کا سمجھ میں آگیا اور ہر ہر ایک کلمہ کے بعد کا سمجھ میں نہیں آسکتا اپنی منیہ وغیرہ والی ثنا کا پہلے جائزہ لیں کیا رکوع میں چلے جانے کے بعد ثنا کون پڑھ رہا ہے اس کو آپ نے نہیں سمجھا

امام بیچارہ رکوع میں ہے اور آپ ابھی اس کی مخالفت میں کہ کس کے تناہی کو لا رہے
ہیں اس پر بھی اعتراض کرتے ہوئے شرم ساتے ہیں آئی صـ۱۱۴ میں شیخ جی میرے لکھنے
ایک حدیث پھر سات دلیلیں کیسے ہو گئیں کا جواب فصل الخطاب والے کے نقل سے
دی کیا اچھا جواب ہے۔ شیخ جی کسی کا نقل ہمارے لئے حجت نہیں اگر اوس نے کیا ہے
تو وہ کی بھی سخت غلطی ہے غلطی غلطی ہی کہی جاوے گی یہ تو آپ کا کام ہے کہ بلی بلی کی نجاست
نجاست ڈھانکے ہم اس کے قائل نہیں یاد رکھیں یہ ہے شیخ جی انصاف کا اصلی باوری
چشمہ شیخ جی صـ۱۱۵ میں لکھتے ہیں مولنا امام کے پیچھے کیا پڑھے فاتحہ کا مطلق ذکر نہیں
شیخ جی جب آپ نے اپنی کتاب کے صـ۳۲ عـ۱۶ میں اہین زید سے نقل کیا تھا آپ
قسمیہ کہیں اپنے امام باڑے کی لاج رکھتے ہوئے کہ اوس میں سورہ فاتحہ کا لفظ تھا
حالانکہ یہ حدیث ہی بے اصل تھی اگر آپ میں اپنے امام باڑے کی لاج ہے تو بیجئے اس کو
مرفوع صحیح ثابت کر کے منھ مانگا انعام بھی لے لیجئے ابو مریم والی روایت کو اب بھول
جائیے ہم نے اوسمیں سورہ فاتحہ کا نام بتا دیا ہے اب کچھ غیرت کی ضرورت ہے شیخ جی
صـ۱۱۶ میں لکھتے ہیں۔ میں نے چونکہ غازیپوری کی بات کو تسلیم سے انکار کیا تھا اس لئے آپ
مجھے الزامی طور پر لکھتے ہیں - ان کے اقوال کو تو آپ تسلیم نہیں کرتے مگر مولنا عبدالحی صاحب
لکھنوی کے اقوال کو تسلیم کرتے ہو۔ شیخ جی یہ آپکا قصور نہیں - آپ کی سمجھ کا قصور ہے
شیخ جی یہ اقوال آپ کی ضیافت طبع کی خواطر ہم نے لکھے ہیں - ذات ذات کو کھاتی
جنس با جنس پرواز۔ شیخ جی ہمارا مذہب ہمارا مسلک پارلیمنٹی نہیں ہے ہمارے
یہاں لاقول لاحد مع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے آپ کے یہاں سب
چلتا ہے آپ کی کتابیں اوٹھا کر دیکھیں یعنی اگلے لوگوں کی متاخرین یا میرے مطمع
نظر ہیں آپ کو ان میں محض اقوال ہی اقوال ملینگے ہمارے اسلاف کی کتابیں دیکھئے
اون میں صرف قال اللہ و قال الرسول ہی ملیگا خدا نے چاہا تو آپ اب اپنی سمجھ

سمجھ کے ناخون لیں ہم شیخ جی آپ پر آپ کے بھائیوں کے کلام سے ہی حجت قائم کرنا
پسند کرتے ہیں آپ ہماری تو سننے سے رہے ۔ بخاری و مسلم کی اگر سَو حدیثیں بھی آپ کے
سامنے رکھی جاویں تو آپ کے کان پر جوں تک نہ رینگیں گی مگر جہاں آپ کے
مذہبی بھائی کی بات ملیگی تو اوس کی طرف ضروری توجہ تام منعطف ہوگی اگر اس میں کچھ
خلاف نظر آوے تو قرآن شریف ہاتھ میں لیلیں اور خدا کے گھر میں رو بہ قبلہ ہوکر قسم
کھا کر اپنے دل کا راز ظاہر کریں ۔ شیخ جی اطمینان رکھیں یہ مال آپ لوگوں ہی کیلئے
رکھ چھوڑا ہے دوکان میں سب قسم کے گاہک آتے ہیں وہ اگر آپ سے بگڑا مانگے
تو آپ شاید معلوم ہوتا ہے کہ ٹھن ہی سامنے ڈھکیلتے رہینگے یہ بات شیخ جی ہمارے
کام کی تو نہیں مگر آپ جب اسی وزن کے خیالات ہوں تو آخر ہیں آپ کی خواہش
بھی تو پوری کرنی چاہیئے شیخ جی صـ۱۱۶ میں یہ کیا لکھ رہے ہیں علامہ عینی نے اپنی محابر
سے خلف الامام قرأۃ فاتحہ کی ممانعت جو لکھی ہے تو کیا علامہ عینی معاذ اللہ جھوٹ افترا
کرتے تھے اس حساب سے ان کی صحیح بخاری کی شرح بھی غلط ہو جائیگی ۔ مجھے کہنے دیجئے
شیخ جی یہ بات تو آپ اپنے حنفی مولوی عبدالحئ لکھنوی سے کہیئے شیخ جی جو کچھ آپ
میں شرم ہے ؟ آپ نے اپنے رسالہ راہ کے صـ۲۳ میں عینی کا مقولہ نقل کیا تھا حلفیہ کہیئے کہ
اوس میں سورہ فاتحہ کا نام لکھا تھا ؟ پھر آپ نے اس کا ترجمہ بھی کیا مگر یہ بتائیے کہ اوس میں
آپ نے سورہ فاتحہ کا بھی نام لیا تھا عینی محدث تھے یا نہ یہ مولانا لکھنوی حنفی جانیں اور آپکی
بلا جانے اسی طرح فقیہ سرخسی کے مضمون کا حال ہے اور یہی حال آپ کے صـ۲۰ و صـ۲۱
و صـ۲۲ کا بھی سمجھئے آپ خدا کو حاضر و ناظر اور اپنے امام باڑہ بغداد کیطرف منہ کرکے
ان کی لاج رکھتے ہوئے حلفیہ کہیئے کہ ان میں سورہ فاتحہ کا لفظ ہے ؟ کیا وہی رنگین
چشموں ہی کے رنگ کا عکس تو نہیں ؟ کسی نے سچ کہا ہے ؎ ہم الزام ان کو دیتے تھے
قصور اپنا نکل آیا ۔ ہمارے شیخ جی کے اب حواس درست نہیں آپ صـ۱۱ میں مجھے محدبا

بن خلاں میں کلام کرنے پر دھمکی دے دیتے ہیں مگر بدحواسی میں صفحہ تک لکھنے کا ہوش نہ رہا شیخ جی یہ ص۸ میں ہے شیخ جی تو اپنی ہی بات کو بھول گئے آپ ۱۶ کو پھر سے پلٹا کر دیکھیں آپ نے لکھا تھا مدلس کی روایت مقبول نہیں ہوتی تاوقتیکہ مروی سنہ سے اس کا سماع اور تحدیث نہ بیان کرے اور پھر اس میں آپ کا مقصد پھر بھی حاصل نہیں حلفیہ کہیئے اس میں سورہ فاتحہ کا ذکر بھی ہے ! آپ ایک دفعہ نہیں لاکھ دفعہ اس حدیث کو صحیح مان لیں مگر اس میں سورہ فاتحہ کی ممانعت کہاں ہے۔ اب تو چلو بھر لیں یا اور کسی چیز کا انتظار ہے۔ شیخ جی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی آپ ص۷ و ۸ میں محمد بن عجلان کے متعلق جواب کا حوالہ دیتے ہیں یہ کس کتاب کے صفحہ کا حوالہ ہے آپ پھر سے دیکھ کر کہیئے آپ نے ص۲ میں محمد بن عجلان کی روایت کو پھر سے اعادہ کیا ہے مگر یہاں بھی تو آپ نے سانس نہیں لیا شیخ جی نے مذہب حنفی کی ترجیح فیوض الحرمین سے نقل کی ص۹-۱۱۸ شیخ جی یہ تو سب خواب کی باتیں ہیں بیداری کی نہیں۔ سب کا اتفاق ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کا خواب قابل حجت نہیں اب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیداری کی باتیں کان لگا کر اور اصلی چشمہ لگا کر ملاحظہ فرمائیں شاہ صاحب اپنی کتاب خیر کثیر کے خزانہ عاشرہ ص۱۲۴ میں فرماتے ہیں اما هذه المذاهب الاربعة فاقربها الى السنة مذهب الشافعي المنقح المصفى۔ ان چاروں مذہبوں میں سنت نبوی سے زیادہ قریب ہے مذہب شافعی کا ہے جو منقح اور مصفی ہے کدورتوں سے۔ شیخ جی سن لیا آپ نے حضرت شاہ صاحب اپنی تفہیمات الہیہ ص۱۳۵ ج ۲ میں فرماتے ہیں کم من فقه الفقهاء من امور لا يدرى من اين اخذوا ذالك كمسئلة عشرة في عشر ومسئلة الآبار وتبرها۔ یعنی فقہا کی فقہ میں کتنے ایک مسائل ایسے ہیں کہ جن کا پتہ ہی نہیں کہ انھوں نے کہاں سے نکال لئے جیسے دہ در دہ کا مسئلہ اور کنوئیں کے بارے میں اس بارے میں شاہ صاحب کی حجۃ اللہ البالغہ ص۱۲۸ ج ا اور ص۱۲۷ ج ا بھی ملاحظہ فرمائیں

حضرت شاہ صاحب کا ایک فیصلہ سن لیں آپ اپنی تفہیمات کے صفحہ ۲۱۲ جز ا میں فرماتے ہیں
فلو ان حدیثا صح و شهد بصحته المحدثون و عمل به طوائف فظهر فيه الامر ثم لم
لم يعمل به هولان متبوعه لم يقل به فهذا هو الضلال البعيد یعنی اگر کوئی حدیث
صحیح ہو جاوے اور اس کی صحت کی شہادت محدثین نے دیدی اور ایک جماعت نے
اوس پر عمل بھی کر لیا بات بھی بلک میں بورڈ پر آگئی پھر اوس پر عمل کوئی نہ کرے صرف
اس وجہ سے کہ اوس کے امام نے نہیں کہا بس یہی انتہا درجہ کی گمراہی ہے شیخ جی اسکو
آپ بخوبی سمجھ گئے ہونگے مزید توضیح کی ضرورت ہو تو ہماری کتاب ارسال البرید کا
بنظر غائر مطالعہ فرمالیں تطویل کی بنا پر اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ شیخ جی اہلحدیثوں پر
ایک عدم عمل کا الزام یہ دیتے ہیں کہ اہلحدیث دو وقتوں کے بیچ میں نماز نہیں پڑھتے
جس پر آپ نے ایک حدیث مسلم کی مشکوٰۃ کے صفحہ ۵۹ سے نقل کی آپ اس حدیث کا۔
آخری حصہ اس طرح لکھتے ہیں صفحہ ۱۲ ملاحظہ ہو آپ نے فرمایا کہ اوقات نماز ان وقتوں کے
درمیان میں ہیں جس پر آپ یوں فرماتے ہیں اہلحدیث عامل بالحدیث کے مدعی ہوتے۔
ہوئے بھی درمیانہ وقت میں نماز ادا نہیں کرتے البتہ احناف حسب فرمان اللہ کے نبی یعنی
درمیانہ وقت میں نماز ادا کرکے اہلحدیث اور عامل بالحدیث ثابت ہوئے شیخ جی۔
آپ نے یہ لکھا کہ آپ نے سائل سے فرمایا نمازوں کے اوقات درمیان میں ہیں۔
اسی کو آپ نہیں سمجھے آپ مین وقتوں کا وسط بیچ و بیچ سمجھے ہوئے ہیں جو بالکل
غلط ہے آپ اپنی غلطی کو اپنے ہی عالموں سے اصلاح کرالیں اگر اس کا یہی مطلب ہے
کہ اول و آخر کے بیچ میں ہی وقت ہے تو شیخ جی اسوقت کے خلاف کرنے والے کو
آپ کیا کہیں گے ہدایہ شرح وقایہ میں دیکھئے لکھا ہے کہ گرمیوں میں ظہر کو تاخیر کرنا
اور سردیوں میں جلدی کرنا اور پھر ہر زمانہ میں اخیر وقتوں میں۔ فرمائیے کہ
یہ بیچ و بیچ وقت ہوتا ہے؟ شیخ جی آپ سمجھے یا نہیں شرح وقایہ کے الفاظ

الوقت للفجر من الصبح الی طلوع ذکاء و للظہر من ز والها الی بلوغ ظل کل شیء مثلیہ سوی فئ الزوال و للعصر الی غیبتها و للمغرب الی مغیب الشفق و للعشاء منہ الی طلوع الفجر۔ اسی طرح کنز وغیرہ میں بھی ہے۔
شیخ جی (اپنے امام) بارہ کا لحاظ رکھتے ہوئے فرمائیے آپ کے یہاں عشاء کب پڑھنی چاہیئے اور آپ تو ماشاء اللہ پانچوں نمازیں بیچ و بیچ کے ہی وقت میں گذارتے ہونگے شیخ جی جسے آپ نہیں کرتے دوسروں کو کیوں بتاتے ہیں اور العبض نہ کرنے پر طعون کرتے ہو کیا یہی آپ کے امام بارہ کی تعلیم ہے شیخ جی آپ ہونزالو کے تلمذ اشا بتدہ کے سامنے ختم کیجئے یہ دوکانداری نہیں ہے کہ سب چل جاوے آپ کو یہ خیال ہوگا کہ ہم عصر کی دو مثل پر پڑھتے ہیں اس لئے بیچ و بیچ کے معنی کردوں مگر شیخ جی آپ کے امام کے نزدیک دو مثل اول وقت عصر ہے پھر آپ بیچ میں کہاں پڑھتے ہیں اور یہ دو مثل بقول شاہ ولی اللہ صاحب عصر کا اخیر وقت ہے اول نہیں ملاحظہ ہو حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۰ ج۱ فلعل المثلین بیان لاخر الوقت المختار۔ مولانا انور شاہ عرف الشذی ص۷۰ میں لکھتے ہیں اعلم ان جمہور الامۃ الی ان وقت الظہر الی المثل و العصر منہ الی قبیل الاصفرار امام صاحب کی یہ دوسری روایت ہے جسے امام محمد اور حسن بن زیاد امام صاحب سے روایت کرتے ہیں چنانچہ مبسوط سرخسی وغیرہ میں ہے ص۴۷ میں لکھتے ہیں وافتی صاحب الدر المختار باداء العصر فی المثل الاول صاحب درمختار نے اول مثل میں عصر ادا کرنے کا فتوی دیا ہے مگر شامی نے اس کا رد کیا ہے و اقول ان الحق الی صاحب الدر المختار میں کہتا ہوں کہ حق درمختار والے کے پاس ہے شیخ دحلان نے امام صاحب سے ایک مثل کیطرف رجوع نقل کیا ہے فتاوی ظہیریہ اور خزانۃ المفتین سے والکتابان معتبران یہ دونوں کتابیں ہمارے یہاں معتبر ہیں درمختار میں صاحبین ہی کے قول پر فتوی لکھا ہے طحاوی سے لکھا ہے

ہم اسی کو لیتے ہیں مولانا عبدالحی لکھنوی نے نفع المفتی ص۲۳ میں لکھا ہے قلت والواقف الماہر علی ادلتہ الفریقین لیعلم قطعاً کون قولہما قویاً وکون قولہ ضعیفاً فلا عبرۃ بفتوی من افتی بقولہ یہ تو ہے آپ کے مولانا انور شاہ کی تحقیق اور علامہ لکھنوی کی اب آپ کے مولانا گنگوہی کی تحقیق سنئے وہ اپنے فتاوی جلد دوم ص۳۲ میں لکھتے ہیں بندہ کے نزدیک ایک مثل کو زیادہ قوت ہے نیز ص۱۲۳ جلد اول میں ہے الجواب۔ ایک مثل کا مذہب قوی ہے :

شیخ جی اب کہیئے عامل بالحدیث ہم یا آپ اپنے امام باڑہ کی لاج رکھتے ہوئے۔ ایمانداری سے کہیئے شیخ جی نے ص۱۲۲ میں کچھ مسائل اہلحدیثوں کی طرف سے منسوب کئے ہیں طعن کی طور پر مگر ہم ان کا نعم البدل پہلے ہی ہدیہ کر چکے ہیں جو ان سے بھی بدتر جہاں جیسے بھی سمجھیں اور ان کے جوابات ہماری اسرار ی گرنامی کتاب سے بھی معلوم کر سکتے ہیں شیخ جی ہم ان کے جوابات شائع کر چکے ہیں ان کے جوابات تو آپ لوگوں سے ہوئے نہیں مگر پھر بھی اس بیحیائی کو تو دیکھئے، اور اس کا کچھ اندازہ لگائیے، شیخ جی ص۱۲۳ میں فرماتے ہیں فقہ کے تمام مسائل سیدنا امام اعظمؒ کے نہیں ہیں :

تو حضرات آج ان کی آنکھیں کھلی ہیں۔ میں کہتا ہوں ہدایہ اور شرح وقایہ عالمگیری یہ مشہور متداول کتابیں کس امام ابوحنیفہ کے مذہب کی ہیں کیا آپ یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ فقہ ہمارے امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی کے مذہب کی نہیں ہیں تو ہم اپنے ان اعتراضوں کو واپس لیتے ہیں مگر آپ اپنے علماء حقانی سے لکھوا دیں۔ ہم نے شیخ جی ۲۵ کے قریب جو مسائل آپ لوگوں کے مشہور متداول فقہ کے مستند کتابوں کے حوالوں سے لکھے ہیں آپ ان کتابوں کو اپنی مانتے ہیں یا کسی اور ابو۔ حنیفہ کی تو پھر جھگڑا ہی ختم ہو گیا شیخ جی یہ تو آپ کسی ایسے شخص کے سامنے کہیئے کہ جسے آپ کی فقہ سے عبور نہ ہو شیخ جی اگر آپ غیرت کے پتلے ہیں تو ان مسائل کے کہنے والے ابوحنیفہ کا

تعیین خود کردیں یا اپنے اعوان سے کرادیجئے محض ان بیس ابوحنیفہ کے نام شمار
کروادینے سے کام نہیں چل سکتا یہ تو ایک اہلحدیث جنتری والے نے لکھ ڈالے تھے
غالباً مولانا عبدالمجید سوہدرہ والے کی ہے۔ مگر میں تو اس کو محض ایک ڈھول ہی سمجھتا
تصور کرتا ہوں اس کی کوئی وقعت نہیں ہم امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی جسے آپ
تابعی تصور کرتے ہیں اور ان کے امام محمد اور یوسف جیسے شاگرد ہیں اُن کے مسئلے آپ
کے سامنے پیش کر رہے ہیں ہوش سنبھال کر اب باتیں کریں دیوانوں کی بڑ نہیں
چلیگی شیخ جی ہمیں ان تمام ابوحنیفوں کی پوری پوری مع سوانح خبر ہے سب کچھ ہوتے رہیں
مگر ہم آپ کے سامنے اسی کو پیش کر رہے ہیں جن کی فقہ مدارس میں پڑھی جارہی ہے
اور ہدایہ وغیرہ جمع ہے امام محمد ابوحنیفہ کے مسائل جامع الصغیر کتاب الحج کتاب الآثار
و موطا میں لکھتے ہیں وہ کون سے ابوحنیفہ ہیں؟ شیخ جی اس قسم کا چکمہ کسی اناڑی کو
دیجئے یہاں تو اگر کوئی اس قسم کی باتیں کریگا تو اُسے بریلی کے پاگل خانہ میں ڈالا کرد
جادیگا کیوں صاحب یہ وہ مثل تو نہیں کہ رات بھر ممیائی صبح ہوتے ہی ایک ہی بیائی
رات بھر جگی پھر اگی صبح ایک ہی جینی برابرا ٹانکا لا خوب سوچ کر میدان میں قدم رکھیں
شیخ جی نے ص ۱۲۹ میں مولٰنا رفیق کو چیلنج رفع یدین وغیرہ کیلئے قولی حکمی حدیثوں کے
متعلق دیا ہے اس سے پہلے شیخ جی ہمارا اشتہار گیارہ ہزار انعامی حاصل کر کے دیکھیں
اور اپنے مولویوں سے جواب لیکر گیارہ ہزار حاصل کریں یہ اعلےٰ تجارت ہے اس کساد بازار
میں۔ میں بھی تو آپ لوگوں کی بہادری دیکھتا ہوں کہ کتنے پانی میں پیر رہے ہیں۔
اگر غیرت ہے تو جواب دیکر انعام لے جاؤ ورنہ چلو پانی کا حساب لگا لو سا
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد واٰلہ
وصحبہ وسلم اجمعین ...... مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء مطابق ۲ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ جمعہ

کتبہ ——— بلالہ